

الحمد لله

رو رسالہ شرح مقاصد ندوۃ مین یہ عجاۃ نافہ

CHECKED

Checked
1987

۱۳ ۱۲

اظهار مکاتبات اہل الندوۃ

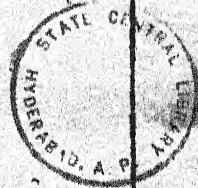
۳



CHECKED 1995

مطبع اہلسنت و جاعت ربی مین طبع ہوا

مکتبہ اجلہ ۱۰۰۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ بے شک حق و فصلی علی نبیہ رحمۃ للعالمین و آلہ و صحبہ و اولیاءہ
جہین

یہ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو صرف مذہبی جو ش نہیں تائید نے شرق سے غوب تک پھیلاؤ
دینا کا وہ کونسا بڑا حصہ ہے جس پر مسلمان قابض ہوئے۔ وہ کونسی سہزادی ہے جس پر وسیع سلطنت
قائم ہوئی۔ لیکن جب تک ہماری قوم نے اپنے جہان آقا اپنے چمے غوار اپنے پیارے رسول
ادی حضور پر نور محمد عربیؐ کی روئے فداہ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور شہادت کو اپنا دھندلا
بنایا۔ اتباع شریعت مطہرہ کو اپنی زندگانی کی علت غائی سمجھا اور غفلت و اہمال لا لہ بعدہ
ہی نصیب اور قابل فساد باوجود کار کو پیش نظر رکھ کر دنیا میں اتھر پادوں چلائے۔ مذہبی باپوں کی
محبت بندہ ہوئی ہدایت۔ حق کے جلال۔ باطل کے ابطال میں سرگرم رہے۔ سادہ و
تک ہر بڑی سے بڑی ترقی کا حاصل ہونا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔
جو جو ہماری طبیعتیں و سن و حد و ہمت کو غرور میں معالہ پر غلبہ ہو گیا۔ یہی نہیں کہ
ہم آمینہ تر قبول سے محروم ہوئے۔ بلکہ شامیت اعمال سے۔ پونا چوٹا ہکو تشریف نے
دبانہ اور پیچھے پٹانا شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ امتداد ایام پر موجودہ حالت کو ہم پہنچ گئے

سنت زوائد کو ترک کرنا منظور۔

اس امر سے کوئی بخار نہیں کر سکتا کہ ہر ایک سچا دین اسلام جسکی ایک شان لا انصاف
 لہذا فلک الدین العظیم سے بطرح ہکو یہ ہدایت کرتا ہے کہ عروۃ الوثقا میں سنت و جماعت
 کو اپنے زبردست اور مضبوط قوتوں سے پکڑے۔ جو حضور علیہما بالواجب کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف
 رہو جان جاسے مگر یہ سلسلہ ہاتھ سے نہ چھٹے۔ سہیلج ہکو یہ بھی تاکید می حکم تیا ہے کہ ظہور بدعت
 و شیوع ضلالت پر کان میں تیل ڈالکر نہ بٹھیریں مخالفین سنت و جماعت کو حکم لکھا
 قرار واقعی تدارک کرے میں کوشش اوشھانگی جاوے اسلامی تواریخ کا ملاحظہ ہو کہ تبا
 رہا ہے کہ حسب پیشین گوئی حضرت مخیر صادق علیہ الصلاۃ والسلام کے پیشتر زمانہ صحابہ کرام
 تابعین میں شد و فرق قتالہ پیدا ہوئے۔

ان فرق میں حضرت اسلام کا بخار کیا وہ تو باوجودیکہ گو اور غازی ہر نیکی کا محقق
 اہلسنت و جماعت سے کافر و مرتد قرار پائے جسپر کرسن و صیئت دکوۃ
 کیا و جو اقرار کرکے سلام و ادائی صلوٰۃ علیہ وسلم کے سبب بخار بقای و صیئت زکوۃ بعد وفات
 شریف جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ خلافت حقہ صد لقمہ میں مرتد و
 کافر قرار دیے گئے۔ اور جو فرقے دیگر عقائد حقہ ائمہ دین کے منکر ہوئے۔ اگرچہ اودکھا
 کہ مشفق علیہ نہیں گزرا ہماری گرا ہی ضلالت پر سب کا اتفاق ہے جسپر خواجہ دھرم
 اور انکا رد و طرد بعض اہانت داخل احکام اسلام ہے۔
 باجماع سنت الہیوں جاری ہے کہ جب کسی فتنہ نے سرا دھایا۔ کسی بدعت کا
 شیعہ ہوا خدا تیا ہے بمقتضی کل فرعون روسی۔ عامی ہوائے کے بچاؤ اور حمایت کے واسطے
 اپنے خاص تنگ بند و محو حقائق و ابطال باطل کی طریقت متوہ کر دیتا ہے۔ کہ وہ صاف دل ایک
 نیت و عہد پر قائم رہا اسکتا عن الحق و شیطان اطمین کو پیش نظر رکھکر اعلان و تبارہن میں نہ کسی
 دوست آشنا۔ اور ستاد و شاگرد۔ باپ بیٹے کی خاطر وادریخا خیال کرنے میں نہ حمایت حالت

زمانہ
برائے

حضرت

زمانہ گز

مخالف

مصلحت

انہیں لڑا

یان ہفتہ

پوری پور

چنانچہ

نقشہ نشان

تحقیق و تفتیش

کاسہ حضرت

کوثر علیہ السلام

ادب کا ابطال

ناظرین کیلئے

از انجملہ ایک

بعد سراد و شمار

زمانہ خا

لہ جناب

مخالف کو

زمانہ دصصحت وقت اونکے کارخیزین منحل ہو سکتی۔ بلکہ بقصد ضائی لایا فون لومہ لائم کسی کے
برائے گالیان دینے کی اوکو کچھ پروا نہیں ہوتی۔

حضرت غور کرینی بات ہو کہ آپ کو مذہب کو آج تیرہ سو برس سے زیادہ
زمانہ گزر گیا۔ ہر صد میں کتنے کچھ انقلاب ہوئے۔ آپ کو بھی مذہب پر خیال ہو
حقائق نفس نے کس وقت حل اور ہم حل کیے۔ اوپر کس قدر سیلاب نہ آئے۔ کیا اگر زمانہ کی حالت
صحت وقت کی رعایت سے شکوت کیا جاتا تو اس کے قیام و تہکام کی توقع ہو سکتی تھی۔ نہیں ہرگز
نہیں ان انقلاب باں صدمات کا یہی لفظی اثر تھا کہ آپ کا مذہب تباہ ہو جاتا۔ مان
مان ہر قدر حلے اوٹھا کر اتنی مدت تک اس کے محفوظ و برقرار رہنے کی وجہ وجہ یہی ہے کہ ہر وقت
پوری پوری زد و کھم کی گئی اور مذہب کو مقابلے میں کسی کی رو رعایت گوارا نہیں تھی۔

چنانچہ علاوہ فقہی سیاق و سباق کے دیگر بلاد کے عورتوں سے زمانہ سے اطراف و قطار ملک ہند میں چند
مکتے شائع ہوئے کہ بعض مدعیان اسلام نے وجود و اقرار زبانی و ظہار سنیت کو بر خلاف مذہب
تجلی و مختار جمہیر سلف اہل اسلام کے قوال شاذ و الفاظ متشابہ اور جھوٹی روایات کی بنا پر مسائل
کا نسخہ جو حق سے بابل و مسائل فاسدہ شہور کیے اور ہنوز کرتے ہیں جس سے ہندو اچھل اور نادان
اور غریب ہو چکا اور پوچھتا ہے۔ لہذا علماء تحقیق **مستند** پر حکم شرع میں حق سلف میں
اذا کما ابطال واجب و لازم ہوا۔ ہم مقام پر نہایت مختصر کے ساتھ چند فقہوں کا حال بطور مثال درج
نظر میں کیا جاتا ہے۔

راجلہ ایک فقہ فرقہ مجددیہ کا ہے جسکو شہر حیدر آباد دکن میں ایک مدت دراز کے
بعد سر دھانے کا موقع ملا اور متاثرہ کا حوصلہ پیدا ہوا۔ اس فقہ کی دفع کی طرف جناب مولانا محمد
زمان خان جیسے شہید شاہچراغ پوری اور شاہ وادشاہ دکن نہایت مستعدی کے ساتھ مستعد ہوئے

جناب مولانا محمد خان جیسے شہید شاہچراغ پوری اور شاہ وادشاہ دکن نہایت مستعدی کے ساتھ مستعد ہوئے
مخالف کر مولوی سیح الزمان خان جیسے کہ انہ کا جائز کیسے کہ حضرت شہید علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی پر

شان الانصاف
و جماعت
بل میں ہر حق مصر
ہے کہ ظہور بدعت
وقت کر حل کرنا
حق کا ملاحظہ ہو کر تبا
زمانہ صحابہ کرام

ہو نیکی کے لئے تحقیق
ست زکوٰۃ
کو بعد وفات
ملقہ میں مرتدو
رے۔ اگرچہ اوکا
ہر خواجہ وغیرہ
ہے۔

سی بدعت کا
ایت کے واسطے
بدعت دلائل
ارمن میں نہ کسی
نہ رعایت حالت

مذہب کے خلاف روایات

اور بسط کتاب پر یہ ہمد و یہ تصنیف فرما کر مطبع نظامی کا پور میں چھپوائی جنہیں ادن کے عقائد
باطلہ و مسائل فاسدہ کی رو سے باوجود او کی کلمہ گوئی اور صلواہ الی الکعبہ بلکہ باوجود انہما محبت و اعتقاد
اہلسنت و صحابہ کرام و اعداء مذہب اہلسنت کو انکی تفصیل تکفیر تحقیقات علماء ربیعین مکہ معظمہ وغیرہ سے
نقل فرمائی ہے کتاب اہلسنت کی تین نہایت مفید ثابت ہو اور عوام کو منالالت فریقہ ہدیہ
سے محفوظ رکھنے کے لیے سکا مطالعہ نہایت ضرور ہے۔

از انجمن فتنہ فریقہ تحقیق سید کے کہ باوجود اعداء مذہب اہلسنت جناب سید تقویٰ کو حضرت شیخین و فضائل
واکرم عند اللہ بتاتے ہیں اور فضیلت و اکرمیت حضرات شیخین کو تقرب الہی میں حضرت مر تقویٰ پر
باطل و مردود قرار دیتے ہیں بلکہ بعض دین مرتبہ اگر میت عند اللہ و عرفان و تقرب الہی میں حضرت
علی کو حضرات امیر کرام سے بھی فضل ٹھہراتے ہیں حالانکہ عقائد سے ثابت واضح ہے کہ قرب
قرب و کرامت عند اللہ حضور مر تقویٰ خواہ کسی غیر نبی کو امینار کرام پر تفصیل دینے والا اگرچہ کلمہ بزرگ
نمازا و اگر سے قطعاً یقیناً کافر و متحق خود جہنم ہے۔ علی بذلہ لیس جناب مولانا علی کو حضرات شیخین پر تفصیل
دینے والا اگرچہ کافر ہو مگر اس کے گمراہ و ضال ہونے میں کیا شک ہو مکتوبات میں حضرت
میر محمد و صاحب فرماتے ہیں ان خطا آنست کہ منکر فضیلت شیخین را حکم کفر کنیم متوجع و منال داریم
آری این منکر قریب بہ بدولت است کہ بواسطہ متیاط و لعن او توقف کردہ اند۔ بالجمہ اس
فتنہ کے دفع کیلئے کتاب اہلسنت ہے اپنی بیخ و بن کو بسند دل فرمایا چنانچہ قطع نظر رسالہ
اسو ۱۵۰۸ مولفہ حضرت مولانا شاہ علی صاحب صاحب سجادہ نشین بھلوار سی اور
قطع نظر رسالہ دلیل البقیین مولفہ حضرت مولانا شاہ ابوالحسن صاحب سجادہ نشین۔

ملہ آپ شبہ عارف کامل و عالم اند مرشد شاہ و بزرگ مولوی شاہ سیلان صاحب کن ہندو کے
ہیں شاہ سیلان کو لازم ہے کہ حق و استادی و تہذیب و تمدن و دنیا و آخرت کی کھیت پر جان نہیں بہرہ
بلکہ ہندو میں و نہایت ان ہندو ایک خود کش منسفی الدین ہے میں کہتے سلام کو میر مرشدان شاہی بزرگ اسلام کی خیر ساری
بائیں دل زار و صدمہ۔ بادامن یا رفته از دست ۱۲۔

مار
ط
جز
از

نزد

قاصد

میت

و غیرہ

از انج

اور او

دہلی و

عجب

اس

و غیرہ

و غیرہ

تصنیف

مشہور

۱۵

۱۶

جناب

مارہرہ سے رسالہ معیار المدنی مطبوعہ مطبع نظامی کا پوراس لطلان کے
 واسطے بخوبی کافی ہے جس پر علماء شہورین ہندوستان و حرمین شریفین کی موافقت ہو
 جس سے بموجب عقائد اہلسنت کے فرقہ تفضیلہ کی گمراہی ظاہر و آشکار ہے۔
 از انجملہ فرقہ مرزائیہ قادیانی کا ہے جو حضرت عیسیٰ علی نبی الصلوٰۃ والسلام کے
 نزول کا قرب قیامت پر متکبر ہے اور متعدد رسائل اس عقیدہ خاص و نیز دیگر عقائد
 فاسدہ میں شائع کیے ہیں جن کے دفع کے واسطے علماء مدرّس شکر اللہ سعید نے
 بہت کچھ کوشش فرمائی چنانچہ فتاویٰ مطبوعہ سید برآباد چیر جاعت کثیرہ علماء مدرّس و حیدرآباد
 و غیرہ کی موافقت ہوئی اس فرقہ کی تکفیر میں شہور و معروف ہے
 از انجملہ فقہ اطفال محالسن ذکر مولد شریف کا ہے کہ منکرین مجلس مولد اسکی تحریر و تفسیر
 اور اسکے عاملین کی تفصیل و تکفیر میں شائع کرتے چلے جاتے ہیں اسکے دفع کیواسطے علماء
 دہلی و غیرہ نے رسائل کثیرہ تحریر فرمائے بالخصوص حضرات اہلسنت کو جناب مولانا مولوی محمد
 عبدالحامد صاحب مدرس مفتی میرٹھ کا تہ دل سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ آپ کی ذات سے
 اس مسئلہ خاص میں محروم کو بہت کچھ ہدایت نصیب ہوئی جناب مولانا موصوف زانواری صاحب
 دہلی و تفتیش فرما کر اطراف ہندوستان میں شائع فرمائیں جس پر کثیر علماء محققین کی تصحیح ثبت ہوئی۔ اور نیز رسالہ
 و تہ نظیر تفتیش جناب مولانا عبدالحق صاحب الدہلوی ہما جو کہ مظلوم اور رسالہ مسیح الاستقام
 تفتیش جناب مولانا عبدالحق صاحب الدہلوی محبوب نواز الدولہ مفتی اولی و انجمن
 شکر سید برآباد و جن کا کافی دوائی ہے۔

لے معیار المدنی مولیٰ مشاء علی غلبہ صاحب غلام آبادی کی تصنیف سے جو بزرگان و اکابر صاحب رسائل تائید
 سے ہیں صاحب تائید اللہ کو انکی شرم مزور چاہیے کہ انھیں مع ایمان مدد معاذ اللہ حسب تقریرات مذکورہ وہ
 جناب مرحوم محی ہلالہ و کشی و ملاک بلکہ مزاج ازہلام شہر اسے جائز تھے ۱۲

از انجملہ فتنہ تحقیر و توہین و ستم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت
 عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ کرام و صحابہ کبار و صحابہ کبار
 مدعیان سنیت چند بے سرو پا روایات کی تباہ اس فتنہ کے شیعوں پر زور دیتے
 ہیں اور تحقیق اہل سنت نے جو حکم و حقیقت عظیم و کریم و حرمت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا
 ثابت کیا ہے اس سے دیر و دانتہ عراض چشم پوشی کرتے ہیں بغرض وقع اس فتنہ
 کے مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری اور مولوی عیسیٰ القادری صاحب بدایونی
 وغیرہ نے رسائل تالیف فرمائے ہیں۔

از انجملہ فتنہ تعزیر و داری کا ہے کہ ادلایہ فتنہ بطور رسم جاہلانہ شائع ہوا تھا۔ جس کے
 وقع کے واسطے حضرت جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلی نے اپنے فتاویٰ
 میں اس فعل غلیظ کی حرمت اور اس کے فاعلین کی ملامت کو ظاہر فرمایا۔ باوجود ان ایام
 میں بعض حضرات (از جو نام کے مولوی اور صورت کے مشائخ بتتے ہیں اس فعل غلیظ و حرکت فحش
 اہل مبادات و مینہ و غلظہ شعار سہلایہ قرار دیا۔ لہذا البطلان جواز تعزیر و داری مروجہ میں ہو کر
 لطافت حسین صاحب خیر آبادی وغیرہ نے رسائل شائع کیے۔

از انجملہ رد افق تبریہ و غالیہ کے ساتھ متناہت کا فتنہ ہے جو برہنہ فتویٰ حلالہ بعض
 علماء راجع ہو کر موجب ہزاران مبادات و مینہ کا ہوتا ہے۔ لہذا علماء کا پتہ پور نے عدم
 جواز متناہت کا فتویٰ طبع کر کے شائع و طبع فرمایا۔

از انجملہ فتنہ ملا امیر و ہانی کوٹہ والے کا جس کو اپنے ادب پر نزول جبریل علیہ السلام کا
 دعویٰ تھا و نیز مذکورہ امتداد القاسدہ اسکے وقع میں حضرت جناب مولانا عبدالحق
 خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ سالہا بعد اس مسلمین و

سلہ میں فتویٰ پر مولوی محمد علی صاحب تافہ مدد کی بھی ہر موجود ہے جس میں بسبب حال قرآن مجید و قرآن مجید کے
 غیبر سے میل جول کی ممانعت فرمائی ہے۔ ۱۰

سید المومنین علیہ السلام حضرت امیر مومنین صاحب علیہ السلام کے خلفہ جناب احمد
 صاحب فرمایا میری کفر میں شائع کیا (علماء و لایست و حرمین شریفین کی بکھر
 بیٹ بیٹان درود رسالہ بطحہ حیدری داتہ مکتبی میں بطبع بھی ہو گیا ہے
 از بخیر فتنہ بخار تقلید کا ہے کہ باوجودیکہ جو عقیدین زمانہ حال کو لیاقت بہتادی سے کچھ بھی
 بہرہ نہیں مگر مذہب حنفی کو اپنی منہ زوری سے مخالف قرآن و حدیث ٹھہرا کر عوام کے ایمان
 کا خون کرتے ہیں اور آپ کو ان حدیث بتاتے ہیں خلافاً کہ علماء سابقین نے مسئلہ
 وجوب تقلید اور نیز مذہب حنفی کے موافق قرآن و حدیث ہونے کو
 بخوبی ثابت کر دیا ہے پس جو عقیدت لیں زمانہ حال کا مذہب حنفی حقیقی کہ
 مخالف قرآن و حدیث کہنا۔ اور آپ کو اہل حدیث ظاہر کرنا سرسراہالت و ضلالت ہے حضرت
شیخ محمد دلف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں سواد اعظم از اہل اسلام متابعان الی
 حدیث اند امام ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہم پیش قدم است و احادیث مرسل را ہم در رنگ حادث
 مستشایان متابعت میداند و بر راسی خود مقدم میدار و دو چہین احوال صحابہ کرام را بر راسی خود
 مقدم میدار و دیگران چنین اند و لک مخالفان اور اصحاب را می میدارند حق سبحانہ ایضا
 توفیق دہد کہ از راس رئیس اسلام انکار نمایند و سواد اعظم اسلام را ایند از ہم پرید و ان علیہ السلام
 نور اللہ باو اہم الی قولہ پس سواد اعظم از اہل اسلام نیز عم فاسد لیں ان ضال و مہجوع باشند لکہ از جو کہ
 اسلام پرید و بنادین عقیدہ کنند مگر حاجی از جہل خود پیوست باز نہ یقینی کہ مقصود دشمن البطل شعلہ
 دین است انہم ملعونہ۔
 اور یہ بھی حضرات کا ریشہ است کہ ہم مقلدون کو مقصداً احادیث پر عمل کرنے کی بجائے انہ
 نہیں اور یہ بھی ارتداد ہے کہ اگر کسی کو یہ کہ ما علم بخلاف آن داریم گوئیم علم مقلد و راہبات
 حل و حرمت بہتر نیست درین باب ظن بہتد بہتر است الخ اور یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ
 مقلدون کو خلاف را نمی چہد کے کتاب دست سواخذ حکام کر ناجائز نہیں الخ۔ (ادھو ان

تحقیقات کو جب اس زمانہ موجودہ میں غیر مسلمین برساتی کیرٹوں کی طرح اقطار و توارح
میں پھیل پڑے علماء دین سے رسائل کثیرہ تالیف فرمائے۔ بالخصوص مسائل مولفہ جناب
مولوی عبدالقادر صاحب مدرس مدرسہ ہنگامی کلکتہ اور زمانہ جامع السیاق اہل
مولفہ جناب مولانا مولوی محمد وحشی صاحب سورتی اور کتاب فتح ابصر مولفہ
جناب مولوی منصور علی صاحب مراد آبادی مدرس حیدر آباد چنیرا کا بر علماء عرب و غیر
تصنیفات ثبت ہیں شبائے خلافت و زندہ غیر مسلمین زمانہ کے
واسطے کافی ہیں۔

از انجمن فتنہ خرد متصفوفہ جہاں زمانہ حال ہے کہ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھینچا جاتا ہے۔ یہاں
کے پردہ میں اترام حکام شرع اسلام کی قید عارفین کے واسطے ضروری نہیں جانتے اور بطور
متحر و مذاق زمانہ کے علماء شریعت کی پھیل و توتہیں شائع کرتے ہیں چنانچہ اسی قسم
مطبوعات حیالات کتاب سراسر اسلوبی شیعہ شذی شریف ہیں بھی مندرجہ
کے گئے ہیں اسکے دفع کے واسطے فتواتی علماء را پیور شائع کیا گیا۔

از انجمن فتنہ خرد عرشیمہ کا ہے جو حق سجاد کے واسطے ہاتھ پاؤں آنکھ کان وغیرہ اچھٹا
ثابت کر کے معاذ اللہ المتبدل جلالہ کو عرش پر بٹھاتا ہے۔ اور پھر کبھی عرش سے نیچے
ادھر آتا۔ اور کبھی اوسکے اوپر چڑھ جاتا۔ کا حق قادر کہتے ہیں اس فرقہ کی گراہی ثابت
کرنے کے واسطے جناب مولانا محمد سعید صاحب مفتی عدالت حیدر آباد سے

رسالہ تنبیہ بالتشریح تالیف فرما کر حیدر آباد میں چھپوا دیا۔ کتاب مذکورہ میں اقوال و
تحقیقات سلف سراسر فرقہ کی خلافت بخوبی ثابت کر دی گئی۔ میر مولوی وکیل حسن

ملک ہیں جناب مفتی طیف اللہ صاحب صدر مذہبی لاٹکورت حیدر آباد مولوی محمد طیف نامہ زندہ دیباچہ میں
حقانہ مذہب و بیان نیکل از سر پہاڑ پورہ مذہبی مذہب و دیگر مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب
پیشا اسلام نصیب کیا۔ کہنی۔ دشمنی میں بھی کہ کہی اور اسلام کی توہین ملکہ لیس سال آہن مذہب مذہب مذہب مذہب مذہب

سکند پوری و دیگر علماء کی مواہیر شریعت میں۔

ان فتنوں سے زیادہ مضرت رسان فتنہ فرقہ پیچریہ کا ہے کہ پیچریہ نے اعلیٰ
اسلام و ظاہری کلمہ گوئی کی آڑ میں بہت عقائد اسلام پر ضرر پہنچانے کی کوشش کی
جو صلیب کا گرامر لکھ کر مولوی علی بخش خان صاحب بدایونی و دیگر علماء علیہ السلام
اس فتنہ و جالی کے دفع میں رسائل کثیرہ شائع فرمائے۔ پور الانوار کا پور
میں تفصیل و تکفیر فرقہ پیچریہ کی نظریات اکابر علماء سابقین و حال سے بخوبی شائع ہوئی۔
در نیز علماء عربین و ائمہ اربعین نے پیچریہ کی تکفیر میں فتویٰ تحریر فرمایا جو بطبع
ہو گیا ہے یا تہہ باد و بدکشان حق کے مولوی محمد علی بخش خان صاحب نے
اپنے فتوے و کتابوں میں اصل پیچریہ کو بھر شائع کیا۔ ان کے دس دس واد و باد کلمہ
البطال میں حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب مہری قاضی مدنی نے اپنی
تحریرات میں بھی طبع کرائیں۔

ان سب فتنوں کے علاوہ سروسرست میں عربیت و نصیبت کا سامنا ہمارے پاک مقدس مذہب کو
ہی۔ وہ نہایت خطرناک حالت ہو۔ ملک غیر حکومت و سروسرستی۔ زمانہ قرب قیامت۔ اور پیچریہ غیب
کو ہر شخص مسلم کا جادہ پہنے نظر آتا ہے۔ خبر و کیے بولوں کے دھرم و جبروت خیال کیجئے عالم کی
پوشین خدا کی پناہ۔ کہ کوہ کوہ قاضی کی پیچریہ میں جہت و کی گھڑیاں موجود۔ اور و پڑھ سکتا شرط کوئی
مسلم معلوم ہوا ہر ضروریات مذہب کو مانے یا مانے نہ ضرور اقبال
کا مصداق بن کر حق علماء و ذاکر شافع اہل اربابے سب کچھ تہہ کو تیار۔ اور اگر علم و ہمت و سحر
خیال کی مدد سے کسی بے حیل و مہیاں سیکھ لیں طوطی کی طرح میان مٹو سیکھ لیں پیچریہ کا دور سے
دبان زد کر لے وہ تو خنجر آری کہ سہن و سہن پر آمادہ امام غزالی کو قتل کتب تباہ
پر استعداد اگر تمت سوسری بٹی بٹاوی کا بھی کچھ مذاق حاصل ہے پھر لفظ مذہب
حق میں تیز پیچریہ اور غنیمت سب بانی سے کم نہیں جس میں تہہ بکا چاغون کر دیا۔ جس میں

پہاڑ دکھایا۔ اور اگر آپس بھی ترقی منظور ہوئی تو تھوڑی سی اگر بڑی پڑی۔ پھر تو کچھ پوچھتا ہی نہیں
 جس اصول اسلام میں نہ سب ملے نہ کو میں آئے تھے تضامی صحت نہ مانہ تبدیل فرما دین
 باقی خدائی اور تیری تائید نگاہی برابر تو علم و فضل کمال عقل و حمایت اسلام کی کوئی دلیل بھی نہ تھی
 ان اسباب کے اجتماع سے ایک فتنہ جدید برپا ہوا۔ جلسہ مذہب اہل میں تیسری و چوتھی
 شیعہ کے ارکان جلسہ بنائینی غرض سے اکابر تہذیب و ۵۰ نے برخلاف تحقیقات سابقہ
 بنا میرا کالبر لکھتے تھے۔ دعاوی فاسدہ متنازعہ و عقائد کوحد و باطلہ متبادیہ کا انحصار
 کیا۔ اور بیبیانات طرید و رنحال تفریق ملک میں ادنیٰ شہرت کی جیسا محض ہے۔ سے کہندہ خبر
 بات کو دیکھنا خدا کا حکم ہے اسکو خوشی قبول کرے۔ پس اسلام کی حقیقت یہی ہے۔ جولوگ کو
 اسلام کو عقیدہ اور مذہب کچھ بھی کہیں سب حق پر ہیں سب راہ رست پر ہیں خدا سب فرقوں
 راضی ہے۔ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مختلف ہے۔ پس کسی کلمہ کو کو اپنی
 عقائد کے خلاف ہی گراہ و بدعتی کہنا خود گراہی ہے۔ یہ جائے کہ کلمہ کہنا کیونکہ ایمان کے
 واسطے خطا کہ شہادت کافی ہے۔ البتہ کلمہ گویوں میں سیکڑوں فرقین جو زیادہ متشی ہے وہی
 خدا کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا ہے۔ باشندہ کوئی مذہب والا کیوں کہ ان جملہ فرقوں کے
 باوجود سب چاہے جو ہر مل اتحاد و دواد فرقین مذہبی بات پر کسی سے نفی و منہ کشی نہ کرنا خلاف اسلام
 ہو۔ تاہم اگر یہاں میں نہیں ان مذہب نماز روزہ عیش و لہذا ضرور ہے کہ جلد فرق و مذاہب کو
 گویاں سے روک کر کا مہضہ بالکل دیر اوچا جائے۔ تو وہ حق کمال اندا ہو۔ اپنے اپنے
 مذہبی دعاوی کا سب کو پس لینا اور مناظرہ یک قلم موقوف کرنا نہایت ضروری ہے
 متنی شیعہ مقلد غیرت کہ تعلیمات میں سب معنی ہیں ان کے اصول و عقائد ایک ہیں۔
 صرف نوع میں فرق ہے۔ پھر اس کے باہر ہوگا اور تو میں میں سب جیسا ہے تاکہ متنازعہ
 دعوائی متنازعہ کے سوا الہات کو راجد ہی سے ہی قواعد و ضوابط مذہب میں سکرت لازمی
 قرار دیا گیا۔ علیٰ ہذا ایماں ایسوی باطل خیم لانت عزت و تقریر تہذیب و ۵۰ شیعہ

کیے گئے چو کہ یہ تحریرات و تقریرات مذہبِ اہلسنت کو حقین نہایت حضرت
 رسالت تھیں لہذا بہت علماء مشہورین نے اولاً تقریر و ثانیاً تحریر بحال عاجزی و ذکی
 اصلاح میں مقاسد فرمودہ کی ہیں گوشتش زمانی چنانچہ تحریرات مولانا مولوی سید
 ندیم رحمان صاحب انجیری جناب مولانا مولوی سید ابوالحسن صاحب نقشبندی غلیظہ
 اعظم حضرت جناب مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ داود شاہ مولوی
 محمد طلیح صاحب ناظم مذہب جناب مولوی قاضی عجمہ ابوالحسن صاحب رائیں مدنی جناب
 مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب درسی جناب مولانا مولوی ندیم رحمان صاحب
 صاحب ریسوری جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مولانا مولوی محمد رضا
 خان صاحب برہوی جناب مولوی قاضی محمد لطیف اللہ صاحب جناب مولانا
 مفتی محمد سعید اللہ صاحب قاضی رام پوروی صاحب جناب مولوی محمد قاسم علی
 صاحب خلیف جناب مولوی محمد عالم علی صاحب محدث مراد آبادی وغیرہم کی تحریرات
 جیدہ راہ و مددِ حسن الہ آباد و پٹنہ دکان پورہ دہلی دیرپا و
 ممبئی و دیگر بلاد میں ملے ہو کر شائع ہو چکے ہیں جس سے عوامِ ملت کو بہت فائدہ پہنچ
 ہوا۔ یعنی فتنہ اتحاد و مٹاؤ و فسادِ اہلِ مذہب کے ہر ایک پھیلنے سے ارج حاصل نہ ہوا
 ایجاد کا ہے) چھٹکے اور بیچ گئے۔ علیحدہ اللہ تعالیٰ بہت اکابرِ فضیلین شکر
 فرمودہ نے بھی جو تفریق انفرادی امر حق کو علی الاعلان ظاہر فرما دیا فخرِ اہم اللہ تعالیٰ
 خیر اگر ہوس کہ بعض دیگر حضرات فرمودہ کو باوجود کج روی صریح کے ایضاً
 داغِ اہل حق میں جاری کیا مگر ہر کاتبِ رسالہ میں یہاں بھی کلمہ شافعیہ منہام نہا
 جواب چھپ کر شائع کرتے ہیں اور مولانا سلیمان شائع کرنے میں دریغ نہیں فرماتے
 اور عالمی طبائع کی وجہ کہ دہی سے باز نہیں آتے مذہبِ اہلسنت میں خدشہ نہ
 کی کسی نئی راہ میں نکلتے ہیں بلکہ مذہبِ اہلسنت میں خدشہ نہ ہوا۔

کو حمایت مذہب اہلسنت میں رسالہ کھانا حرام تھا۔ مذہب کی حمایت میں رسالہ جاری
 تو فرض عظم ہے جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد الفتاح صاحب بدایینی نے
 اپنے منہ صلیح مقاصد ندوہ جو سوا یکم شفاق حسین مبارک گن
 اٹھ سو تہ و ہ اراکین ندوہ کی خدمات میں ایک گھر ہزار سال فراموشی میں
 غائب مولانا موصوفت کی یہ فقہ فیض کے ساتھ ان امور کو ظاہر کر دیا تھا کہ ندوہ کا مقصد یہ
 کہ ہر کلمہ کو اگرچہ کچھ بھی سمجھتا ہو رکھتا ہو وہ ہمارا دینی بہائی ہے۔ ادوں سے جھگڑا
 ہوا ہے اور کیا وہ مطاع اور نکار و فتنہ شاد ہی اور یمن و شاییت و زور و اقتض و غیر مقتضیات
 و غیر ہم کا مدعو و مدعوئی سرچشمہ مقتصد غیر مقتصد کا اختلاف تو ایسا ہے جیسا کہ
 شافعی، مالکی، حنبلی، شیعہ اختلاف ہو۔ اسی سے جھگڑے بڑا میرش نفس کے اور کسی باطنی
 معلوم نہیں ہوتے جنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے باہم ایسا اختلاف تھا کہ یہ ہے کہ اوہ کی رو سے
 اوس کے باہم ہلائی شرکت ہی نہیں ہو سکتی اہل اسلام ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے
 ہیں لیکن انسانی گناہ معاف نہیں ہو سکتا ندوہ کا ٹھکانا ہر سوال کا جواب دیکھا خواہ وہ سوال
 متعلق اہل غیر ہوں یا معتاد اسلام یہ مگر مسائل نہایت کجا جواب دے گا جناب مولانا
 موصوفت نے ان سوال سہ کے رد میں جناب شاہ محمد القریب مدظلہ العالی صاحب بدایینی
 الفتاحی صاحب کلام مولوی محمد علی صاحب نظم و نثر لطیف الفتاحی
 صاحب صدر ندوہ و دیگر اراکین ندوہ کی تحفیات سالانہ پیش کر کے
 غیر تکرر خدمات غلامین کھدیا تھا کہ اگر اصل میں جملہ حالات و خیالات موجودہ کی وجہ
 مذہب اہلسنت کے اعلان و شہادت کے ساتھ ناظم صاحب و دیگر اراکین کو جواب و طبع فرما
 دیا جائیگی تو میں بھی حکم الانشاء اللہ حاضر ہی جلد کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور خدمت کفیل برداری
 عساکر کام بہت کو بہت الفاظ و کلمات۔
 اگرچہ ہر ایک کا جواب صدر صاحب و ناظم صاحب کے ذمہ ضروری ہے

کچھ شرم دیا دیکھ کر ہوئی یا کسی اور باعث سے جناب ناظم صاحب کی سند سے ایک ٹکٹ
 اوٹھا۔ جناب صدر صاحب کی چپ ٹوٹی۔ مگر وہ رسے بہادر مولوی عبدالحق
 حقانی کو دیدہ بصیرت و چشم بصارت پر چڑی باندھ کر تمام نباد جواب تحریر سامی ایک دور
 تحریر میں بے علامہ چپا دی جبکہ حاصل صرف یہ ہے کہ اگر مولوی محمد القادر صاحب کا اثر
 درست تحریر و تندرہ میں شرمکے ہو کر کیون نہ بیان کیے۔ ہم واقعہ و دہائی و پھر یہ کہ نہ کلمات
 کفر و فتنہ پر ماضی ہوئے نہ ان کے جواب دینے سے ہم قلم توڑ بیٹھے۔ شیعہ کی جانب سے
 صحابہ کرام کی جو زمین جو رسالے شائع ہوئے ہیں اور کا باعث علماء ہند ہیں۔ مذہب میں جو
 بیانات دیئے گئے ان میں سے ایک کی بجائے چالیس تالیف کر لی گئی ہے۔ شیعہ و غیرہ فرقہ اسلام
 ہیں اگرچہ ان کے نام اسی کو لکھ کر خانی ہے مگر فی تحقیق ان کو ان تمام کفر و بدعتوں کے
 کچھ اعتراض ہے تو یہی نہیں تسلیم کیجئے دینا ہوں۔ اگرچہ آپ علم کی نصف نگاہ میں ایسے رسالہ کی کوئی
 وقعت نہیں ہو سکتی مگر عوام کی حفاظت ضروری ہے۔ مولانا مولوی سید محمد عابد
 صاحب نے اس سطورہ تالیف فرما کر طرانت ہندوستان میں شائع فرمایا۔ مولوی حقانی
 صاحب کی حرارت سے ضرور حال خفا کہ چپ نہ بیٹھنے کے گرد کو بھی بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک اس کے
 جواب کی توقع نہ ہوئی۔

آخر و صدق اولم استجی فاضلہ حضرت سطورہ کے جواب میں جان چڑا کر سب فراموش پیر الدین
 صاحب قورچہ جی کے ایک نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ امیر زادہ ہیں ایک رسالہ
 تمام شرم دیا گیا۔ اگرچہ سب اذکار میں عوام کا اہتمام و ہدایتی لوگوں کو اپنے دام و زور
 میں پھانسنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ مگر ہر قدر صاف طور پر اس میں تسلیم کر لیا کہ غیر مقلد
 و زور و افلاک ہند ہیں۔ سب کو زیادہ تر سب سے پہلے کہ جناب قورچہ صاحب مولوی
 حقانی صاحب کو یہ لوگوں رسالہ دیکھوا بیٹھے۔ مگر یہ نہ سمجھ سکے کہ کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ نہ سمجھ
 تو علماء کرام بہت ہی اطراف میں جناب مولانا مولوی عبد القادر صاحب مدد سے سب جان پہنچی۔

(خارج تمام سلسلہ سنی و طوائف سنی کے پیشوا مسلم بن) اور جناب مولانا قاضی محمد اسحاق
 صاحب ہمدانی دہرہ سے دریافت حال ضرور تھا۔ خبر یہ بھی رہے نہ دیکھ پائے کیسے کی شرم و تضرع
 تھی یہ بھی خیال کیا کہ یہی قہور صاحب بدایوں قریح الامور حضرت جناب مولانا ندو
 احمد خان صاحب مدرس مدرسہ علیہ محمد آقا صاحب رات صدارت و پیر کے
 مرتبہ دیکھا کہ تشریف لائے تھے جن سبیلین و ابوبیک گرامی بلکہ حضرت شیخ فرانی
 گئی ہے پس کیا اچھا ہوتا جو قہور صاحب ان ہی مولانا ندو پر جو خیر و خیر حال
 سے اصل حال دریافت فرماتے۔ نو صلیکہ کمال حق پوشی اور نافع کوشی کے ساتھ وہ رسالہ پیش
 ہوا جس کے جواب میں جناب سید محمد علی حسینی ناواری حبیبانی حیدر آبادی کی طرف سے رسالہ رحم
 بحکمہ شائع ہوا حال کیا گیا تھا تا کہ صاحب کی برکتوں سے دست بردار ہو کہ صلیکہ نفاذ کی طرف
 متوجہ ہو جائیں کیونکہ صاحب رسالہ رحم علیہ نے تدوہ کی مخالفت
 شیخ محمد و صاحب جناب شاہ عجب العزیز صاحب کی تحقیقات سے
 بھی کوئی ثابت نہ دکھائی ہے مگر یہ حال صحیح نہ نکلا۔ اور نہ اپنا ایک اور مسکا جواب مرحمت ہوا
 بعد مدت سوچی تو یہ کہ مرزا حیرت دہلوی کے نام سے بغیر ایش بدر الدین صاحب
 قہور پیر ایک رسالہ ایسی میں چھاپا گیا جسکو تدوہ شرح مقاصد تدوہ کے
 نام سے شہر کرتے ہیں اگر یہ مرزا صاحب کی اس فتوا دہلی سے تو ہم کو بھی قضا
 ہیں کہ خود کس حیرت یہ ہے کہ خوش دیا لاچ سے جاکر کون فراہم کر دیکھ دیکھ کر خود تدوہ
 مل تک کس نے رشور سے اپنی لیاقت شاعری کو جو مختصر و مفید و نیکو و صحیح و درست
 کرتے تھے۔ اور آج کس مقامی اور آزادی کے ساتھ صحیح و درست و مستحکم و مستحکم
 ہیں۔ ہر مقام پر اولاً ہم حصہ مسند حیرت (جو بنی قریب فیض ماسم میں چھاپا
 بطور خلاصہ کچھ شریب چاہے اور کچھ نظم و نثر میں مذکور ہے) کے ہیں۔

مختصر نظم مسدس

<p>دیکھنا ہر مومن بند اول کے چہ کہ حضرت اسے نہ غفلت پہنچیر یغنیہ اسلام کا ماجر اسے بہت دہوم ہی تنو کی آج حال کہ دوران پر چنداوند بر کہ اسلام چکا دنیا میں برپا خواست میں شہر رسول تبلی کہ عجیب ہواور سیر سی امت پر بنا ہر اک قول پر نکاح حسن قرآن نہ ہوتا ہر علوم قول سلمان اور عین کو ہمارا بنانا عجیب یہ خواہم شتاو ملحق ہر ابر کہ سید کو رہ خاص پر یکے کہ سیک کہ کی برکت اولی وہ چھوڑ کسے نہ رشتہ ہر اکا بنا ازا عادت نبوی کو چھوڑا رشتہ کہ نہیں نس انسان چھا خدا سے کیسے اگر کر گیا جو وہ سہل نہ رعت کہ اب علی ہر طوفت کہ ماوی شہر حیات ہر مگر کہ جنتیک کہت ہر وفا</p>	<p>پرو تو بہن عالی کے کیا اوجین جب حال پھر سیر و مذکا ہو کہ جو کوئی دین لکھت نہ دینا ہے میٹکا نہ یہاں سے تاروز عشر یہی سہے حدیث رسول خود خواست غریبی ہو گوار ہی ہے غریبی میں جنس کئی عرسای سدا یاں قیامت تلک غفلت کسی میں ہی آتی بہترین ڈرایاں بنایا جو غم کو کفار کو یاں اور عین ہی سے کی پھر کشتی مخالفت میں تریہ رسول خدا تو تاح میں یہ بشار ہو کر فر ماریہ کہ تعبیر کر کت افغان یہاں اگر کسے قرآن پڑھا قرآن کی یہاں نہ کوئی نہ کی شیا طین پھر جس جان پہا نہ عزت خدا اور ہی کی حیا حدیث نہ نصیبان ظاہر ہر مجلس میں نہ کسک سرچشمان ہر روزادہ میں نہ دین کی روشنائی</p>	<p>ہی ابتدا فقر کی سے سراسر تجھ میں جہاں اگر دیکھا کھر اسے ہر وہ اقوال حیر اورا کے ہمیشہ چکا یاں شل غا و ر چلا کھوڑو ہو چکا لب گوارا تہیستی سب کچھ یہ دکھار سچ دعا مانگتے تھے نبی یہ ہمیشہ مہا کین کے زمرہ میں ہر شہر ہر دیکھ کر کھڑے ہی ہے وہ نہاں کیسے خد کے اولین ہر عار اگر یہ جوئے تو حالی کو کریم نہایت کرا کو روز اسلام ہی سے یہاں تو حالی کا قہر علی ہے جانی حلیہ کدہ پر عالی نے لا کر کیسے رشتہ نکاح عالم لورایا نبی امی کے دین کی شہر کی ہر الا ان اسلام شہرت کی طلب کہ اسلام پر تکرار ہر اسے اصول کلامی دعا عالم کے طلب اور اب بھی سزا نہیں بہت شہر ہوا جس سے کہ اسے اسلام کلام</p>
--	--	--

<p>خود بخیر و اسلام ہے ہم کو یہاں الا لایعزب عن خدایکے والو یہ آرا دیان سننے پیچہ کی دیکھیں خدا تم کو اس کیجاوے پیار حدیث بنی کو جو جھٹلاتا ۱ یا مسلمان گھٹایا جھکا کو ان اڈسکو بنی کو جو چشم حقارت سے دیکھے نہ کیوں نام پر اے کھینچیں تیرا کہ ہے جو کہ تو میں بن الھی نہیں کہتا اگر اسی وہ خوش قدرت بڑا اور میں کہتا ہے پیچہ فرض پر رہاں ہو گیا لے کا زورہ دیکھو جو دشمن خدا سے رسول میں ہے میں دشمن سے بھیجیں اور پیڑ تو شبالین کو ہو ہم سے بتایا کہ قابل نہ نسبت نہ ورنہ کاہر وضع ہے جو اب سیدھا لائی اگر کھنکھان کفر علی ہو</p>	<p>گھر پیچہ بھی ہے ورنہ نام محمد بزرگوں کی انہی جبار کئے والو ہنسکی جھٹلا کر کی پتہ کیا لے ہمیشہ ہی تم اس سے پرہیز کو غلیظہ کو کورا جو طرانا جھکا خور رکھتے ہو کچھ تو تم او سکے کچھ صحابہ کو کھنکھلا دوشی جو سمجھے کہ مذہب میں تو جسکے یہ کچھ بڑا جواب او کا تو اس کو دیکھو بنی تو لازم ہے کچھ دیکھو وہ جو جیسا جو کہ کھوے وہ میں بھی او سکے غضب پر غرض اب کچھ کچھ تو کچھ چھوڑ کر کہا او سکے اور انہیں کذب ہو جو او سکے رسول خدا کا بہشت اور دوزخ کو کسے مشایا نہ عقیقہ نہ روز قیامت کا سہو نہ شرم نہ خیال ہے نہ عزت کی سکی کہ عالم میں بس شل اپنے ہو کہ ہے کفر اب جیسا عالم میں سارا</p>	<p>سدا رہنے ہو کام کا محمد بہت شخصان سننے کچھ دیکھیں نہ کچھ کھسے بس نہ تو کیا سو خلافت قرآن سنو رہتے نکالا اوڑیا یا محرت مفسر پر کھٹکھا خدا کی جو قدرت کو محدود کچھ جو حج کے طوافوں پر نکالا حدیث بخاری بھی ہو شاہد اسکی نچے کچھ کھٹا ہو قدسہ کی تو کچھ آخری دور جو دل ہے لہر تو کچھ او سکے ایمان کو ہم بھی کچھ کذب بھلا کر کہ دین میں ہے کہ وہ بس خدا کا حدیث میں ہے ورنہ تو ان کا عار کیسے اڑیا یہ قانون ناسخ کا کسے مایا مسلمان کی کیا یہی ہے نشانی ناقت نہ ہے کچھ حدیث میں تو یہ سب کی تفسیر قرآن ہو</p>
--	---	---

سچ تو یہ ہے کہ پرانیت و خدا لست
 انسانی قیاب کی دھواں کی کہ زبردست وقت میں ہے بل تک مرزا میر
 صاحب کو تفسیر و تخیل چھوڑ یہ میں سن رہا تھا فرق اطلاق رو کہ حمایت

رسر
 اس
 کے
 ور
 گوارا
 دیکھ
 بشیر
 پہنان
 چوچا
 یو عمر
 یاس
 لی
 لے
 دڑا
 یو
 لی
 جو
 کے
 شیع
 سلام

اسلام سمجھتے تھے باج و تباہی لایا و قورمہ کی عرصہ تیرہویں طرہی میں اپنے
 کے چچا کا خیال نہ پایا چچا کہ مسلمان اور اپنا مذہبی بھائی اور ان کے اختلاف کو
 فریختلاف ٹھہرائے۔

اس وقت چارے ملاحظہ میں کتاب مقاصد زندگی و اصلاحیہ مولفہ مرزا
 حیرت نے ہوئی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے اس مرحلہ
 علیہ میں دخل و مقول کیا وہاں ہے کہ ہر شخص و عواصم کو جواب دینے بیٹھے ہیں۔ مقرر تحریر
 میں وہ کل اوسکے ہیں کہ باید و مستاید خدا معلوم کسی بیوقوف کی چڑی سے کہ سمجھ کا ذرا نام باقی
 نہیں رہی کی ترنگ و تربت کی اور سنگ میں چوٹا پا کھدیا۔ اور حیرت بالائے حیرت
 کہ اگر انہیں مذہب و عین مرزا حیرت ہی نہیں بیٹے پر اسے مقرر کا ذرا جواب
 طرز ہوشیار۔ کچھ پہلے ہی میں اور پھر ایوں کے بیانات کو کہ وہ کا باعث ذریعہ
 سمجھ کر جو ہر کسما کے ساتھ ہلکے کسانے پیش کستہ ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے مقرر مشاعرہ و
 میں اگر غور کرنے سے معلوم ہو کہ حیرت و تربت سب کمال ایمان کی کمال بل شرم
 جیسا ہے جب وہی نہیں پھر شرم حیرت چوٹی امت کہ پیش مردان باید۔

مقرر حضرت اگرچہ رسالہ شرح مقاصد کا سرایا و بیان بیان لائق جواب تھا
 اور کمال صفت قابل خطاب۔ مگر معلوم ہو کہ اگر اسی بہت اراکین مذہب کمال شوق حقیقی کے
 ساتھ برائی و بدی و دیگر بلاد میں تقسیم کرتے ہیں بعض وقت خدا و خدا و بعض جاہلان
 سادہ دل پریش جہاں حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم اس شہداء کے وقع اور ہدایت علوم
 کے واسطے نہایت اعتقاد کے ساتھ مرزا حیرت کی قلمی کوٹے ہیں۔

حیرت یا کا بل و کمالین ہم اور ان میں کل۔ مقرر پہلے کیا پھر ہوا خاک پھر دیکھ۔ ہر
 قلم نظر اس کے کہ کل غازی بہت تر ہے عالی آخری کا کمال کا سنہ برآمد اور مقرر میں کئے کہ ہر
 کوئی نہ کئی اور ان بقیدہ پروردی و قورمہ و زلہ پھر۔ مقرر کی نگاہ میں ہر و شرم

کچھ وقت نہیں بگریہ حالت کس قدر زہن سناں اور تجل بگینے کو نہ مانتا وہ کچھ غار کس کا
و خدا المستخیر بیان سے یہ کیا گیا اور قسم والا سے تم یہ کہ اس شرف
کوں درجہ کا عظیم البرکت مقصور ہوا کہ ہم البتہ یہ مقدم کر دیا۔ وہ کہ نزد ہمشکر کا ایک اللہ اور اسکے بیک
جیب کو اسنے والا ہے جو اس شہر رعوایت کوفات دین و ایمان یقین نہ کر گیا۔
جسین صاف و صریح طور پر نہایت وضاحت کو ساتھ پختی الہی اور حضرت سیدنا کا ممد
علی قیام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال گنجائی و امانت کیلئے یہ اور مکر بنام نہاد و قاصد نہ وہ العلما
شانہ کہ اگر وہ سو سنہ قیضانی نہ کہا جائے تو اور کیا ہے مگر یہ حیرت نہیں کہ مرتز
جیرت ہو ایسا کہین صادر ہوا شوبس یہ کہ اگر کہین نہ وہ
اور مکر و حرام ہین بڑے تفاخر کے ساتھ شائع کرتے ہین خدا معلوم کہ صحاب و ارباب
نہ وہ کی ہر راہیہ تہکون پر گئے ہین کہ مضمون اشعار متبعہ علماء دین سے ویر و دانستہ
منہ میرا ہے کیا اگر کہین نہ وہ خدا کہ چان کہ اور اسکے پیادے رسول کو اگر ثابت کہ
ہین کہ مضمون شہر معن تواریت نہیں ہے مگر زہن نزد خدایت ہر ضرور۔ جس
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسلمانان کہ کہنے تباہ کیا۔ اور کون کون سے سبب مسلمانان کی تباہی کا

ہرگز نہ۔ نہایت ہی سوس و غمت و تڑپ و ہراسہ ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں نے کیا ہو گیا اور یہی
 دینی اتفاق اور دینی بنیاد کا باعث ہو گئی۔ اگر یہ بدست و مزلراجی ایک ہندوستانی شاعری و تاریخی
 ناول یعنی اردو شے ہے۔ سلام و اہل سلام کے متعلق کوئی بھی رائے قائم کرے اور دوسری
 چیز ہے۔ ہر کسی راہبر کا یہی سناؤ ہے۔ کل فرج جاگے جب میں خانہ کی آب کو ہوائی نہ لگی آب
 جانے ہی نہیں کہ وہی، دکھشا پہلا کا کیا عالم ہے۔ پھر سن سنت کا کہیں کا ہیں۔ کیا حال
 رزراجی جب بات چیت ہے۔ تو اصل داستان بھی میں لیجیے۔ مدعیان
 سلام کہ نا اتفاقی کوئی غیر متوقع حینال بھی ہو سکتا ہے مخبر صادق کہ
 شریعی حکام کو کہہ دیتے ہو کہ کئی بھی۔ ہو کہ اتفاقاً ہی ہوا۔ اور ہوتا ہے اور ہوگا۔ جبکہ عدم وقوع و

میالات میں ان حسب ارشاد واجب الایمان و اذا ظهرت البیعت فلیظهر العالم علیہا ان افضل خلقی
 لفتہ اللہ علیہ السلام من بین ارباب السلاطین عن الحق شیطان افرس ہے ائمہ دین اور
 الامور نے نزدیک سے دستان اور دیوانہ لعل میں نے جبر علیہ لسان و بیان احقاق حق و الدیال بل
 میں ہمیشہ میں کوشش فرمائی۔ ان حضرات میں بہت سی ایسے تھے کہ فقیہانی اور علماء و کوفیہ صیبا
 اور بہت اور پیش شہادت فی سبیل اللہ کے کامیاب ہوتے۔ یہ تمام ہر مورد عموماً ہمیں جسکی
 دلیل جاری ہے اس بنو۔ دیکھئے کہ عہد خلافت حضرت افضل العارفین و انوار الصلین امیر المؤمنین جناب
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ایک وقت جو ایک مسلمان کہتا تھا کہ کمال تحاصر نکار
 یقیناً قرصیت کو تو تھی تیار فرماد کا فرمہ کر قتل کیا گیا۔ علی ہذا یقیناً
 زیادہ خلافت قائم خلفاء امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
 میں خلیج ہوتے حضرت مولیٰ نے حسب مشین کوئی اور شہاد و مبارک جناب
 سرور رسالت رومی قیاد و صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کو گھرا و بدھ
 جاکر قتل کیا۔ اور کو تازی اور کنگہ کو ہوتے پر اور کو شہر و مہاجر نہ چھوڑا۔ لکن بہت باجی
 رسید کہ حسب خبر صادق و یحییٰ شہدائے بجا کے ائمہ سے شہادت باقی رہی۔ یہ امر
 پرگز زغال وقت ہلا میرا و مسلمانوں کی بنیادی کامیابی نہیں ہوا البتہ جس پر ہی گھڑی سے
 حکام سلیمانی علیہ السلام نے دفع مقامہ فرق قتال میں دین و سنی اندامہ المعروف دینی و غیر
 میں کو تازی و سہل نگار کی اختیار کی اہل اسلام کو تباہی و بربادی نے گھیر لیا کہ میری یہ
 امر نہایت سختیات و محاکمات علیہ السلام نے شکر اللہ علیہ وسلم فرق قتال نے
 اعلان قتال اتوں کے مقامہ کے دفع میں جو رومی بہت کہ کس کی یہی چلے جاتے
 تھے ایک علیہ السلام کے سر میں یہ نیکل لایا اور اپنے اس قاصر امت
 پر ناز ہے کہ سب فرق لکڑیاں اسلام سے خدا را منی نہ کہ کسی سے بغض کہت
 جسکی ہر جی سہنا کہ کنگہ قتال اسلام کو
 حضرات ناظرین معیت پر یہی سبکدین کہند وہ اسلام کو

سید کے سلام پر بھی فوق لیکیا۔ سید کے سامنے اس
 میں حجرات کا صلا ماتن حاجت داد و تنی کو بھی لسنہما حتی زنیہ کو کچھ کا کچھ **مضامین** کہ جہا
 اگرچہ اصول نہ تو وہ کے بھی ہیں لیکن مصداق طرہ نشا کدو کو کچھ اور کچھ بیرون دنا و
 اتنی اندر ہو تری ہوئی کہ قرآن کے تغیر و تحریف کے قائل ہونے پر
 ایمان نہ جانے کو بھی ہے **فصل** کتاب نے پر ایمان نہ جانے اتیار کلام پر بقیت
 کے بہت دہرنے سے ایمان نہ جانے رجوت و دوزخ وغیرہ کے بخار سے ایمان نہ جانے
 کہ **مبتدع** کہ مبتدع ضال کو ضال کھدیا نہ تو وہ سے اصلاح معالجہ نہ ملے نہ دعا
 کی پھر ایمان کھان نفع دیا اللہ من ملک الہندیا نات۔

چند کوی حذر و علمائے ایک مجلس فرار و یاس ہے جسے مذوق العسل کہتے
ہیں یہاں تاں اس مذوق کے خواص و اصول پر غور کیا جاتا ہے کوئی بات بھی ایسی نہیں ملتی
جالی جس سے غیبت سماجی شہداء اس بات کا ہو کہ اس سے قوم کو کچھ نقصان بھی نہ پہنچا جو صاف
خواہ مخواہ اسی کی مخالفت پر آمادہ ہیں اور ان کے مذہبی یا ملکی یا روحانی حقوق زبردستی غصب
کر لیے جا دیں گے اہم بدایت **مرزا صاحب** بہت سے
مرزا منشی اچھے بہترین جوئے خدا کے نگین دی ہیں و کچھ کان ویسے ہیں سنو و داغ
ویسے بھوکہ زد و ہ کی تفاسیر و بیانات پر غور کرنے سے براہ راست یقیناً بات صاف
ظاہر ہوتی ہے کہ اگر مذہب کے علمہا علمہ مخالفانہ مروجہ دکی اصلاح نہ کیجاتے اور شہر
بے ہمار بنا کر اسکو چھوڑ دین تو اس سے مذہب ہرگز مستحکم نہ رہتا۔
نظر و نقصان غلبہ اور دہشی و مہر پرورگی اور حقوق مذہبی نسبت مرزا میرزا بنی غلبہ کی حالت
ہیں اور شب و روز اسکی فکر اور غم ہے

کون شنی انکار کر سکتا ہے کہ یہ بھگت گویاں سلام ضروریات دین کے منکر
ہیں اور انکو کفر و عاصیہ و کفر کہہ کر ان سلام خیر و عفو کا دوسرا کمال اہمیت کے منکر ہیں
اور انکو گمراہ و ماری کہنا متبعین کی اپانست جہت عین کے لہجہ میں کہنا و کفر

مذہب **مہنت** کا بہت بڑا حق ہے حکام خدا خواستہ زائل عطا
 ایک نعمت ملے گی کہ کھانا پینا نہ لے وہ نہ بڑی دوستی آپ کو نصیبی ہوگی اگر اس مشرق
عصمت پر زور لگاتا ہے کسی ملک گوئی امانت کسی ملک گوئے نصیب ہوگی
 ہر جب سلب ایمان و مسلم و مخالفت سلام تہرانا ہے اور پھر بھی ملام کے بھی ہوگی
 اپنی سبب کا اقرار ہے ہر **اصحاب** نیز ہم آپ کو مخدوم ہی تبھی
 لئے ہیں آپ کو نزدیک ایسے حقوق کسی شمار میں نہ سہی مگر آپ **مذہب**
 کے لئے تو پیچھے کہ ان کا بیان یا مذہب ان کے لئے مذہب کے حقوق اور ان کو
 کس قدر عزیز ہیں پھر اس سے بڑھ کر اور کون سا حق غضب ہوگا۔

چہرہ ہمارا بحیثیت ایک مسلمان جو ملے کے یہ فرض ہے کہ ہم ایک اور
 دل سے مذہب میں حاضر ہوں اور نہایت خوش اسلوبی اور نرم زبانی سے اپنے
 حیالات کا اظہار اہل علیہ پر کریں وہ ان سے کہہ کر وہ ان کے لئے ہر روز
 وہ نہایت خوشی سے ہینگے اور جو اعضاء قابل تسلیم ہونگے اور نصیب تسلیم کرینگے
 اور قابل توبہ کے توبہ ہوگی الخ۔

برائیت ہر راجی جب تم آپ کے اختیار میں ہے پھر جس فرض سلام
 کو چاہے اس پر تم پھیر دیجئے اور جو فرض کا یہ سلام ہو اس پر کو فرض پھر لیجئے
 لیکن آپ یا آپ کے مذہب کی سب سے **حضرات** **مہنت** ہرگز متوجہ نہیں
 ہو سکتے بلکہ بحیثیت مسلمان جو ہر سنی عالم پر سہلہ ضرور فرض ہے
 کہ مذہب **مہنت** و جماعت کی حقیقت اور **عالم** یا **طلہ** کی گمراہی
 اعلان کرے اور تفریق کر دے۔ باقی ایسے جلسہ کی شرکت کو فرض متانا جہاں
 مبتدعین اپنے مسائل کا مسئلہ کا اعلان کریں۔ اور دوسرے مذہب حضرات علیہ سبب
 لازم کیا جاسے مابین کی بغیر اجازت کوئی دم نہ مار سکے اور نہ کوئی سزا لگائی

مرزا جی زادادہ بلند پروازی بھٹک نہیں آچھوڑی بات کھنکھین فرض تباہ نہیں
لیکن مذہب انہیں صحت حکم تیار ہے کہ ایسے جلسہ میں ایسی جولیت میں شریک
ہونا جائز بھی نہیں مرزا جی انجان بنو کیا آنکھ بندوہ کے ضوابط پر اطلاع نہیں
کیا بندوہ میں یہ قانون پاس نہیں ہو گیا کہ جلسہ میں کسی قسم کے دو وقت کی اجازت
نہیں کوئی شخص بلا اجازت بوسے کا جائز نہیں۔

حضرت بندوہ کے سب سے بڑے مقاصد کیا ہیں صرف یہ ہیں کہ مسلمانوں کی اندرونی
رجحش اور غمخیزاں مٹا دوں کہ وہ جو عز و عادت اس سبب اور یوں پیدا ہے الخ ہدایت
تدوہ کی گراہی تو یہ ہے کہ ضرورت بات دین اصول مذہب

اہل سنت کو قند و فرح دے اسی بات چھجکاؤ تو توہین میں ہیں۔ شہر گراؤ کی بھی کوئی پروا نہ
ہے بندوہ نے صاف طور پر کھدیا کہ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں۔ سنی
و شیعہ۔ پھر سنیوں میں جند و غیر معتدل۔ ان سب کو حقیقت عقائد و مسائل امت اسلامیہ میں کی گئی ہے
لیکن میں بھر تو توہین میں کب جائز ہے۔ ان دونوں فرقوں کے باہم عقد بھی اختلاف ہے
وہ و زانی بات کا ہے بندوہ نے علی الاعلان کھدیا کہ مسلمان تو نہیں ایک نہیں سو فرستے
کیوں نہیں گرو اور یوں زیادہ توہین کر گیا۔ یہی خدا کے نزدیک زیادہ مایا رہے۔

تدوہ بیکار کار رکھتا ہے کہ فرق باطلہ اس سلام کا برگز و نہ کھا جائے۔ مناظرہ ایک نظر موزوں
ہونا چاہیے مسائل امت اسلامیہ کے حوالہ کا مرکز جواب تدوہ یا جاوے بندوہ نہایت دقت
کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ مطیع برائش کو مختص طہ ہر مذہب و ملت کا

مذہبی و دعا علیہ سے راضی ہے سب کو اپنی مطیع رعایا خیال کرتی ہے۔ اس مطیع کہ گویوں کے نام
فرقوں سے خدا راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے سب راہ راست پر ہیں سب کی
ہو ایک کو دوسرے کی کہ توہین کی لکڑی امت روا نہیں ہر فرق کو جاسے وہ دوسرے
کے ویجے نماز پڑھے نہ ہر فرق کو دوسرے فرق کے ساتھ محبت رکھنا فرض۔ اور اگر نہیں

آویان نذر و سب حالتیں پیش کیا **مرزا صاحب** قصور معاف
خدا را مستغفر فرما دیے یہ تو فرما دیے کہ ان تصریحات میں وہ شواہد عقیدہ کے ہونے ہوئے انکی
پھر ہمارے کچھاری۔ کچھاری کی کیا عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ البتہ اس سے دیا نشہ دینا کا پورا
نشان ملتا ہے دلہیں

حکم یہ کہ اگر علمائے اسے نیک شکون خیال کیا۔ ہی گذشتہ خط مضمون پر
علمائے السنو بہا سے پنج ہدایت اگر آپ کے پاس ہے کہ علاوہ حبلہ
ار الہیہ نہ وہ کی متقی نگاہ میں ادنیٰ کچھ تحقیقات و تفتیش اور کا بعد مٹا بہت بھی ہو
اور اپنی پچھل غلط فہمی پر افسوس کے دریا بھی بہا دے۔ مگر جو آپ کی پارٹی آپ کی یا ران علیہ۔ آپ کے
ہمنا کو نکال پر وہو بلکہ سلف صالحین کی پیروی میں نجات و فلاح نصیب ہے کہ دیگر جان بوجہ کہ
نا بھی جانتے یا خیال مبارک ہو کہ آپ کی پارٹی کی کارروائی کا فائدہ سلف صالح پر بھی ضرور
اور علمائے جن میں بھی آپ کو سرکار شائع ہیں۔ اور اوپر علمدار و جادی سے۔ کچھ جبر و جبرانی
حکم ہوئے ہی ادنیٰ باک اور کو بھی تبدیل مذہب کو سوا کوئی مفر نہ لا۔ اچھا بغرض حال یہ بھی تسلیم
مگر عکس و عکس کی بات تو مٹی ہے۔ سکا بغیر بھی حنایت ہو جائے اور نہ
میں ہر جناب **شاہ عبدالعزیز** اور حضرت **شیخ محمد** و صاحب
کے ساتھ ناظم زندہ و عزیز بہت کچھ عقیدہ قدسی اور خاص تعلق ظاہر کرتے ہیں بلکہ مخالفین
زندہ پر یہ بہت دہریائی ہے کہ وہ ان حضرات کو کفر ہیں) ہی کے رجوع کا ثبوت و بوجہ۔

مرزا صاحب اگر علمائے دین سے آپ کا چھاپا ایک نہیں ہوا
مردہ کی کی تو بتی کہ جن صاحبوں نے شیعہ و دہریہ و غیرہ مذہب سے
حمد و یہ و غیرہ فرق بنالہ کے متبعین بلکہ فضیل بلکہ لکیر من فتاویٰ اور مسائل متنازع
میں تھے۔ اور اب ان کو اپنی تحقیقات سے متاثر آپ کے کلمات ہو۔ ان کے اسرار
گرامی بھی زبیر فرما دیتے۔ پڑا ہوا اس میں کیا کاکہ اس کے ساتھ ساتھ اور بھرت نفع اللہ

حق کیا جائے اور کبھی اس کے خلاف کو۔ مذہب **المسند** کی پریشان
 نہیں کہ کبھی فتوے پر ہرگز مبن اور کبھی شکر ہو جائیں مذہب **المسند** میں
 یہ نشان نہیں کہ دنیاوی عروج چند ہند حکومت کو گھنڈ پر پائے رکھے پر پائے پھر دین
 مرزا اجمی باز اسی لوگ آزادش حضرت اسبقہ قدس کے خلیفے چائے اس مذاق
 و متبع کی آپ کو ضرور داد دیں گے۔ آفرین کرینگے۔ لیکن نفس الامری کیفیت یہی ہے
 کہ مذہب **المسند** کیساتھ متبع کرنا ایسا نہیں ہے جاکا پیچھے روئیاہی
 ہو عقائد و مسائل ملت کو غری کی ایک ٹانگ کھنا اسپر قہر اور انا کمال گرا ہی ہے۔

حیرت اول کے اعتراض یہ ہیں کہ اس عہد میں شیخہ نجری غیر مسلمہ وغیرہ
 جمع ہوئے ہیں چونکہ ان کے مسلمان ہونے میں شک ہو گیا ہے لہذا یہ ہم مدہ میں شریک
 ہونا پسند نہیں کرتے ہیں حضرات سر ریافت کیا جائے کہ آپ کے مسلمان ہونے کی
 کیا دلیل ہے **پدایت** مرزا اجمی اجرات اٹکڑ معلوم ہوا اس کے بعد وہ ہے
 نکاح کر دینا کمال جہالت کی دلیل ہے ملت کے سچے اور بڑے مسلمان ہونے کی لائق و شایعہ مرزا اجمی
 بعض دلائل قطعیہ سے مالا مال ہیں اور نیز عقائد و مسائل اجماع کی حمایت پر دلائل قطعیہ
 و قبیحہ کافی طور پر شاہد ہیں۔ اور عام طور پر اسفار مجھے بیان کی حاجت نہیں ہے
 ائمہ اربعہ **اب ندوہ** کو شکر طہیت اسلام یا علی گڑھی **شیخہ**
 اسلام کے ثبوت میں دلائل قطعیہ سے کچھ مدد ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ نہ
 شواہد قطعیہ اپنے دعوے کے اثبات میں انکو سیرا سکتی ہیں کہ ندوہ اسلام کا دار
 صرف کلمہ گوی پر رکھ کر شیعہ۔ و غیر مسلمین لیکہ سیکڑون زفون کو گو وہ کچھ
 عقیدہ کوئی مذہب کیوں رکھیں حق پر محض اسے سب سے خدا کو راضی ہو کر امامت پر
 قائم ہے۔ حالانکہ کون نہ بغیر نہیں جانتا کہ ان زفون میں وہ بھی ہیں سب کو ضرورت دیکھ
 اٹھا رہے۔ ان ہی میں سے ہیں جو دیگر عقائد قطعیہ کے منکر ہیں اور نیز قہر و غلبہ سنی کے

اختلاف کو لکھتا ہے کہ وہ شفاء عابد کرام کو اضعیف سمجھتا ہے ہر راجی و توبہ
 کرتے جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے مفاہیم شریف کا مطلب خوب ہی
 سمجھا ہے۔ ورنہ ایسی بات کی نہ ہوتی۔ کھنے والے کچھ کھائے شہیم بداندیش کہ برکتیہ باب
 عیب غائب ہر شمس و زلفہ جو کچھ تھا وہ سب کو کچھ تہنیں سمجھا تہنیں اور اوپر طرف یہ کہ بڑے بڑے کھانے
 بنائی جاہلین پس ہر اذکارا والہ و لغو و غلط و بے

چیمبر میں رکھتا ہوں بریلوی مولوی یا دیوبندی مولوی ہر گز اپنا اسلام چھٹی نہایت
 نہیں کہنے لگے۔ **انہی** جی مان درست اور نہایت درست۔ اور کہیں نہ
 کہنا درست وہ نہیں کہ اگر کسی نیا چہرے کے وزیر وہ نہیں کسی تبار کے نامہ نگار یا ایڈیٹر وہ
 نہیں کہیں کہیں جو وہ نہیں انگریزی خوان وہ نہیں۔ سسریم کے عامل وہ نہیں سرسید کے
 کالج کے قیلم یافتہ یا نوکر وہ نہیں جس کے فضلہ خوار وہ نہیں نہایت لغافہ کے ساتھ اپنے
 قضا و ظلم انگریزی الفاظ وہ نہ استعمال کریں۔ تہرٹ کی حدت کے قابل وہ نہیں کہ مرث
 ساتھ اپنا مذہب بدلنے والے نہیں۔ ہر گز کے کرنے والے وہ نہیں جامع مسجد بریلی
 جلا گئے والے وہ نہیں حقیقہ شافعیہ۔ مالکیہ حنفیہ کے باہم کفر و سلام کافی کرنے والے
 وہ نہیں پھر علاوہ حضرات کی نہایت کر سکتے ہیں ہر راجی معلوم ہوتا ہے کہ ملازمان کا
 کوڑے کھون کی ملازمت نصیب نہونی چاہے ہی بیسے کو کون میں آئے بیٹھے ہو۔
 مصلحتی سے جو ان کو میکہ و رستہ کی نہایت ہو زمین و سہماں اور ہاں ست۔ نہایت
 بہت سرسوار ہے۔ علمائے اہل سنت کو بھی اپنی طرح عامل اللہ فرمائے انکی رائے میں نامناسب
 مقصد ہیں ہر راجی صاحب **ان** حضرات کا تخریج حضرت کا کمال علی علیہ السلام
 صدر زنا طر مناجان کو قسم لاکر یہ ہے کو انکی انہیں مکملین ہر راجی صاحب آپ جیسے
اہل سنت لاکہ نام کی حقیقت میں کوئی شبہ ہو کہ حضرت ان صاحب کے گز
 کوئی حقیقت اور سب کو دلائل حدیث و تفسیر و بیان الزامیہ قرآن مجید و احادیث شریفہ و تفسیر

سلفاً خلفاً متحمل ہیں نہ اور ایسے نہیں جو کہ کوئی ثابت ہو سکے۔ البتہ اگر ہم عالی سہی
 دو تینک رسائی نامکن ہے تو ایسے یہاں عبدالحی صاحب صفائی وغیرہ کے رسال
 اور دو عقائد اسلام وغیرہ ہی دیکھ کر سمجھ لیجئے کہ ان رسال کو دیکھ کر بھی ہر سنی مسلم
 اپنے اسلام کی حیثیت اور دیگر کلام کو بیان نہ کرے کہ یہ منکرین ہر فریاد دین کا کفر اور دیگر عقائد ملت کے
 منکرین کی غلامت ثابت کر سکتا ہے۔

حیرت کیا تماشائی کی بات ہو کہ خدا کا گھر اڑا کر خفی بیانی - انجی - جنیل - میں
حضرت مرزا جی انجیل و انجیل اللہ تعالیٰ نے خدا کا گھر آسے
 دیا دینے کا نہیں آپ کے کمال اور بھادور سے اس کو مگر گزیتا ہوا ہمارے نہیں کر سکتے۔
 جس مضبوط عمارت کی سطح بنیاد آیات قرآنیہ - واحادیث جلیلہ افعال صحابہ کرام و روایات
 طبیعت عظام ہو جس کی عمارت کے ہمارے ہزار ہوں ہزار نہیں۔ بلکہ ہمارا قطاب و ابدال
 جو عمارت اس عربی - اس تنہا کم اس مضبوطی کے ساتھ تیار کی گئی ہو۔ آپ لاکھ قدسین
 کریں۔ اگر باب بند ہو جاتی جا تین ہزار جن۔ گناہی ہر ادھار حاصل نہوگی۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ ہر
 منہ کا۔ **مرزا جی** کیا انکار خیال ہے کہ اس عظیم الشان بلند مکان سارے کائنات کی
 محافظہ نہ کوئی انجیل پاری کا ہا نہ کرے گا۔ یا انجیل منہ خیالی ہو الہوسی نہ ان کر لیں ہے۔

قرآن و عربیہ میں اسکی حفاظت میں آئے جان والے سے پرہیز کر سیکے۔ یہی نہیں
 کہ انکو پس کر دین فقط مانع و مراعہ ہوں۔ بلکہ انکو بڑے حالوں میں بچا دینے کے اگر نہیں
 سہے تھے وہ بھی اب خبردار اور مستعد ہو جیتے۔ جو اذائقہ بخور بھی آپ کے ارادہ پر
مرزا جی انکو اپنی ذات شریف کا اختیار ہے اس میں سب کے اور مقدس
 عمارت کی صورت میں دیکھ کر اپنی پڑھ اینٹ کی میں بیٹے۔ اپنے دینی بھائی **روافض**
و تہجد کے ساتھ گہن مارے رہو مگر جو الہوسی سے دست بردار
 ہونا چاہتے ہو وہ ہے۔ درندہ دار کیے آپ کو اور آپ کے ساتھ ہونے کو لینے کے سہی

پڑ جائیگے مرزا جی یہ تماشا جو اس وقت میں نظر ہے جبکہ نظارہ آگے سرایا حیرت
 بناتے ہوئے ہے قریب اور نزار قریب کہ ایک محبت آگے وسعت خیال کے آگے زامہ درو
 ندی ورنہ آپ اس سے کہیں بڑھ کر ایک اور تماشا بھی دیکھ سکتے تھے بلکہ اگر سچ پوچھے تو یہ تماشا
 تو دیکھا ایک نمونہ شاہ اب ذرا نگاہ بہر کے الوداد حقہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ خدا کا گھر آگے
 ایک ہی میں گیا۔ پھر کو نکال یا کر گیا۔ گزبات یہ ہو کہ آپ کی نظر اول تو دانتات بہر سچتے
 ہی کیوں گئی تھی اور پھر سچے کے بعد آپ کی تھی نگاہ میں وہ کیا وسعت پیدا کر سکتی تھی لیکن نگاہ
 حقیقی تماشاخی۔ مائلی جتنی کی خدا کو کچھ مل رہی تھی کہ خود ارا لیں ہر وہ
 کی تھی یہ تسلیم اس بات پر گواہ ہے کہ جو ان جادوں سے الگ ہر وہ گواہ ہو کہ کتاب
 فتح البین جامع اشواہد وغیرہ ہندی لطف اللہ صاحب
 آج ایک کورٹ حیدر آباد صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ
 و مولوی عبدالحی تھانی صاحب دکن مجلس ندوہ و دیگر لکھنؤ کی موابہرت ہیں۔ اور ان
 نہایت وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو طے کر دیا ہے کہ جو شخص ان خادوں سے خارج ہے وہ گواہ ہو
 پس ایسی حالت میں جناب مرزا صاحب اظہار حیرت اور بڑھ بڑھ کر پھر ملاحظہ فرمائیے یہی نہایت کامل
 دلیل دیکھئے۔

حیرت کیا دیکھو واپس آتا ہے کہ ہم دونوں تینوں فریق باہم ایسا سمجھنا کہ لکھن
 کو ذات توہم خیالی پر ہے۔ ندوہ کی یہ تجویز حضرت بریلوی ابا دہلوی کو لکھنؤ کی بریلی معلوم ہوئی
 اور کیا سبب ہو کہ وہ انفاق مسلمانوں میں نہیں ہونے دیتے۔ اگر ہمارے آپست
 مرزا جی کو کہا کہ ایک سمجھا میں مشارع قوی ہے کہ ندوہ کی یہ تجویزات و پھل اسلام کو
 روکی کہ ندوہ کے مسلمان میں وہ شخص بھی نکال مسلمان ہے جو نہایت۔ فار۔ حردہ انسان
 میں دلائے عورت انہی کا منکر ہو۔ وہ بھی مسلمان ہے جو خدا پر واز کرب کی تمت دہے ہے
 وہ بھی مسلمان ہے جو انبیاء کرام پر تعلق احکام الہیہ میں تہہ نشینی کی تمت دہے ہے۔

اور کچھ عقیدہ کہتا ہے کہ مگر وہ مسلمان ہے۔ یہ حضرت اہل اسلام ہونے کے لیے
 سب شیقات ملت صاف چھوڑ دیا ہے اور یہاں تک کہ دین کا اقرار نہ
 کیا ہے خود ہی ایمان نہ ہو۔ بد مذہبوں کے ساتھ جو
 جب نصیحتات آئندہ دیں گے پھر جو کہ بت دین میں اور علیٰ بن ابی حمزہ علیہ السلام
 یہ مینوی کے نزدیک عقائد و مسائل اہل بیت میں خشیت کا بھٹانا بہت ہے۔ ان کی دلی تمنا
 کو حق شناس سب ہی مسلمانوں میں اتفاق حکم کرے۔ سب کو سب اپنی خوبی وقت سے اپنے گھر کے
 کھدی اور باہر سے چکر کار واقعی تدارک فرما میں بیندین و کاموں کے سلامتی بخوبی وقت
 سے و کہیں ایسا اتفاق پیش نہ آجائے نہ میں کہ سب مذہبی میں سب راہ راست پر ہیں
 خدا تعالیٰ اعز و جود سب کو اسی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

حصہ ششم ایک زبردست مقدمہ کی کیفیت سن کر چارچی علیکڑو میں ہوا تھا جسکے درمیان میں
 مقدمہ بھی کئے ہیں لاکھوں ملی عدالتا عدالتی ہوئی ہو مولوی لطیف اللہ صاحب جٹپور بہرہ دیا گیا
 کو آپ بڑے درد مراد طمانے کے بعد سوچ گئیے۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک قاضی مثل اجل بھی خواہ
 قوم کو کسٹ لکھی ہو میں صاحب ذراں سے صدر سے جان و بدی رنج پر اسیت مزید تھا۔
 صاحبین بہت اشتیاق میں اس مقدمہ کے حالات کیسے قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں
 مطلب کو اور اٹھانا کی آزادی۔ اکی مزداشتی کے سلسلہ حالات ہر یوں صاف صاف کہتے
 ہوتے کہ ان شرانے ہر مولوی لطیف اللہ صاحب نے مولوی اسحاق جیل
 صاحب والی علیکڑو بھی کی تفصیل کی تفصیل تک کیے کا قیام نہ لکھا ہوا۔ اور کی علیکڑو میں شہان
 فرمائی۔ اور کی پہلے نماز اور دست شہدائی حیدر کا علیکڑو بنائی ہو مولوی اسحاق جیل صاحب کی طرف
 قوم۔ وطن اسلام شہر اگر انہی علیکڑو قذیل کہائی۔ اور ان کے رد میں اپنے خاص شاگردوں کے
 نام سے خدا کو میں تمہیں بڑا ایتن رسالے بھیجے جو علم الی اسلام علیکڑو کہ کہ ہایت کی کہ کہ
 اسحاق جیل والی ہیں اور ان کے بھیجے غلام پڑ ہو۔ اور ان کے و ام فریب و نذر خدا اللہ سے کہوں دور

عدالتوں میں پھر لوں میں اپنا بیان لکھوایا کہ غیر متقدمین خارج از ہست اور گمراہ ہیں۔ بلکہ
 مولوی ہمایوں علی گڑھی چسپارہ کا تو کیا مذکور خاص مولوی **اسماعیل دہلوی** کی نسبت
 علی الاعلان اظہار دیا کہ اولیٰ کے بیانات میں جناب سرور رسالت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی گستاخانہ
 موجود ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان فریغ میں گستاخی کرنے والا کا ضربہ
 پھر اگر نہ ہر بھی لکھا یا۔ تو آپکے سطح ادبس نہ مولوی کو ناسخ و تہن کہہ سکتے۔ اسی حضرت وہ
 نہایت ہی مساکین شکر و ہر گز نہ کہ ساٹھ پاتے تھے اور وہ بھی مانگے مانگے کے جن سے
 یا نہ رکھانے ہی یا بشکورت حیدر آباد کے حج بھاد ہو گئے **مولوی ہمایوں**
 بخدی کے عقیم بھی چسپا ہو کہ درگزر ہو گئے۔ منہ چسپا کے چھا چوڑا کے چلتے چلتے
 ہوئے۔ روزہ زندگی دو پھر ہو جاتی بقول شخصے کہ زندگی زندہ دلی کا ہے نام۔ مردہ دل
 خاک جیسا کہ تین جب تھوڑی آمدنی پر شکر معاش ہوتے ہوئے **مولوی لطیف اللہ**
 صاحب کو روزہ تھا۔ پھر بھی کجیالت میں تو مولوی ہمایوں کا دم ناک میں کر دیتے۔ خیر و دل
 اوس لڑائی کا نتیجہ چسپا ہی اچھا ہو اگر **سوس** کہ تم دونوں دین سے کیے۔ نہاد
 کے رہے نہ او دھر کے رہے۔ مرزا بھی صاحب **حضرت میر دہلوی حضرت**
ید الیونی و آپ کے نزدیک معاذ اللہ مخالف اسلام و شرک بیان میں اور پھر کرنا لیں
 تو انکا اور آپ کا جناب مدوہ کا فرض منصبی ہے۔ مگر یہ تو کہیے کہ ایک فاضل اعلیٰ بھی خواہ
 و قوم کی تحقیر بلکہ قتل بلکہ بقتل بلکہ بقتل پر زور لگانے کے بعد **مولوی لطیف اللہ**
 کون بھرے۔ مان۔ مان۔ خوب یاد آیا۔ ایسی شستا ہی کا ذکر ہے کہ حضرت **سید**
علی گڑھی کو جب اہل ذوق مجذوب و **بابیہ** **اسماعیلیہ** ایک بڑے مقدمہ میں بخیا
 اور **بابیہ** **اسماعیلیہ** کو مذولی و ناکامیابی حاصل ہوئی۔ پس بخیا ہی پر جب دیکھا
 وکن سے **مولوی لطیف اللہ** صاحب بذریعہ ٹیلیگرام بنی دلی سرت کا اظہار
 کیا۔ اور ہست علی گڑھی کو مبارکبادی یہ کہ نہین معلوم کہ آپ کے صدر صاحب کیے قول افعال قابل

محبت جہنم یا خاص طور پر آپ کو سکھایا پر لیا ہوا کہ کائنات جتنے تکدیار ہے وہ قابلِ دفعی و
 عقاب ہے۔ بہتر یہی ہے کہ کھانسی، غصہ، صدمہ، کرب، درد و سکوشالے فرمایا۔

چیمہ نے جو حکم ایک دوسرے کو کافر بتاتے تھے انچون نے ایک دوسرے کے رد میں کتابیں بھی تہیں اپنی غلطیوں سے لگا دیں کہ مذہب میں شریک ہو چکے اور دیرینہ مخالفت ہو چکی ہو ان کے اخوت اسلامی میں گر گئے ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے اور فروعی اختلافات کو درمیان سے اڑھٹا دیتے میرا مادہ ہو چکے تھے۔

شبابش سبز از غریب - ایک کارزار تو اید و مردان چسپین کنند - مرزا جی ہم نہایت دلفریب سے
ساتھ کر سکتے ہیں کہ ملازمان سامی سے چکے مذوی بہن - اور مذوی کو کہہ کہ ہنچک بال کی کھا
تھا لانا آپ ہی کا حصہ ہے - مذوی کی ماہیت اور حقیقت کو آپ خوب ہی سمجھے - اور سچ تو یہ ہے
کہ اپنے سارا تھنہ و لفظ و مینن ٹکڑا کر دیا - اگر ان ہی دو لفظوں پر مذوی بھی ثابت قدم رہے تو زیادہ
بکھیرنا نہ چھوے - سارا ادب و آوارہ وقت تو یہی ہے کہ مذوی بھی یہی کتا ہے مگر جہاں دیکھا کہ
مردم میں کھڑت پڑتی ہے چٹ کر گئے کہ نہیں نہیں - ہم تو وہی جتنی سنی ہیں مصلحت
وہ کے خلاف سے ہنسنے قیامت کے طور پر ایسا کہا تھا ہے جناب مرزا صاحب حضرت

بریلوی اور حضرت بدایونی کی عزائم کا حاصل نہیں ہے کہ اگر باب
 مذکورہ نے اپنے پیچھے مذہب پر جو دعویٰ کر لیا مذہب انصراف کیا عقاید سے لیکر علیٰ اس
 مخالفت اہل سنت پرستے ہوئے ہیں۔ اور اسی بنا پر مفاسد مذکورہ کے رد و ابطال
 میں ارکان و ارباب مذہب کے اقوال سابقہ الزامات پیش کیئے گئے لیکن قبولِ شفعہ کے حور
 کے پاؤں سے ذرا ہواؤ پڑا۔ جہاں دیکھا کہ عوام کا ہاتھ سے بندھ چکا ہے۔
 کہ مذہب کی سنی سنی جن جو پیچھے تھے ہم بھی ہیں۔ نہ شیعہ۔ نہ وہابی۔ ہرگز اپنا
 مذہب نہیں بر لاسے کہ کہا شیعہ۔ وہابیہ و غیر یہ کہ وہ کہ بر لوت کروا جائے لیکن
 عزائم و شہسار خود آئندہ دل سے۔ اپنے انتقام پر یہی کیفیت اصل واقعہ کے اظہار میں

خیانت لغزانی ۔ مگر ہم اکی ٹھکی اور سچائی کے جب ہی قابل ہونگے اور مولوی لطیف
 صاحب صدر تہذیب اور مولوی محمد علی صاحب ناظم تہذیب مولوی تھانی
 صاحب مولوی محمد عادل صاحب مولوی فتح محمد صاحب مولوی صاحب مولوی وحی محمد
 صاحب اراکین کی جانب سے صفات صفات لغزینین اخیر بھیجیہ صاحب کے چھوڑ دینے کے ہم
 آج تک جو غیر تہذیبین کو خارج از اہانت سمجھتے تھے اور بخار دیکھتے تھے ۔ انکو بد مذہب
 کہتے تھے ۔ رواضدین خفاہر کہ کافر کہتے تھے ۔ وہ ہماری غلطی تھی وہ عقائد و مسائل جن میں ہمارا
 اور رواضدین کی اختلافات ہو وہ قطعی و اصولی نہ تھے بلکہ غیر قطعی یعنی دعوے و تفسیر ۔ انکا
 بڑا کھنڈا کر لکھنا بڑا سمجھنا گمراہ و کافر قہر انگرا اگر ہی ہے فتح البین و جامع الشواہد وغیرہ جو ہمارا
 مواہب شریعت میں انکو دلپس میں تھے ہیں شیعہ کے ساتھ عدم حوزہ منہج کا جو ہم نے فتوے
 دیا تھا وہ غلط ہے ۔ وہ تو ہمارے دی جہانی ہیں ۔ انکو اپنی ہی تہذیب میں ان ویدینے میں جتنا
 نہیں بسنے دیکھنا محض کو آپ انکی جناب سے متعلق نہ کر دینے ہم اکی کالکات کو کالکات
 نامہ نہیں تصور کر سکتے اور آپ ہمارے سامنے سرا دھاکرات کرنے کے مجاز نہیں
 تہذیب کا نشانہ گر بہت دلد مذہبی نہیں لکھتے تھیں جن میں متفق ہے ۔ نہ امرنا
 میں فتح ۔ ہدایت مزاجی ۔ تہذیب کا نشانہ تو عام استہدایت پر بخانی خاصہ ہر
 اکی اس لایمی تحریر کا نشانہ الہیت سمجھ میں نہیں آتا ۔ بعد مانس خواجہ اگر وہ قدر صلہ کھڑکرتے
 ہو ۔ ان کو اپنے کہے کا پاس بات کا کھانا کچھ تو چاہیے ۔ جو کچھ چکے اگر اب تہذیب
 اپنی صحیح تحقیقات سے قسمت برداری داخل کر دی ۔ اگر کشتہ زمانہ میں دیگر فرق کے رد میں
 جتنے کتابیں کعبین انکی تفصیل لکھ چکی ۔ وہ انکی غلط فہمی تھی ۔ اب وہ اپنی اوس غلطی پر
 متنبہ ہو کر پشیمان ہوئے ۔ اور سیکو اپنا مذہبی جہانی سمجھنے لگے ۔ آج وہ زائد شواہد کیے کہ
 یہ تبدیل مذہب نہیں قواعد کیا ہے جن امور کو قبل سمجھتے تھے انکو فروغ جاننے پر بھی
 کہ بلند بل مذہب ہونی عزراچی کل تک تحفہ تہذیبین کی گرا ہی ہو تو ہے

دیتے جاتے تھے زوافض و تحریر کے کفر پر اصل تھا آج غیر متقلدین داخل
اہلسنت اور مذہبی بھائی ہیں۔ زوافض کا اختلاف عقائد و اساسی بات کہا جاتا ہے زوافض
اہلسنت کے اختلاف فی عقائد غیر قطعی تھے اسے جانتے ہیں اسلام کا مدار صرف کلمہ گوئی پر
رکھا جاتا ہے۔ کل تک سو ایک مذہب اہلسنت کو حلقہ فرق ماری تھے۔ لیکن سب حق پرست راہ
راست پر ہیں۔ خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ کل تک حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا
باہمی اختلاف یہ رحمت تھا۔ آج اول کے باہر ایسا اختلاف ظاہر کیا جاتا ہے۔ جسکی بنا پر
اون کے باہم سلامی شرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ کل تک متبعین کار و دواد و ضروری تھا۔ و باہر
کے اخراج عن المساجد کا فتوے بکھا گیا تھا۔ کل تک جناب شاہ عہد القریب صاحب
حضرت شیخ محمد و صاحب کی تحقیقات قابل استناد و تہمین آج حلقہ فرق کلمہ گویان کے
ساتھ محبت و دواد و ضروری۔ بلکہ اگر محبت نہیں تو ایمان و دار و دست میں محبت لازم و زور
بیچارہ کل فرق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی سمجھتے ہوئے شرم نہیں
آتی کہ مذہب کا مشاہیر راہبسا و لہ مذہبی ہیں

چیمبر بہت ہیں وہ جو مذہب کو دو دوسرے میں بھلو رہی کرتے ہیں۔ اور چون
اسلام ہیں وہ جو اس سے مخالفت کرنے پر آمادہ ہیں **چند آیت** مرزا جی آپ کا
سلام کیا ہے ایک طلبہ **چیمبر** جو اسراٹھک ٹھیک سمجھ میں نہیں آ سکتے۔
ایکے اسلام کی ضمنی حقیقت پر **چیمبر** یہ سب پر مطلع ہونے کی غرض سے **مذہب** کی تحقیقات
سلام پر تھکانہ نظر ڈال کر اگر ایک مضمون اخذ کیا جاتا ہے تو مختصر یہی درمیان **مذہب** کی
دوسری حقیقت اپنی اپنی مین کو کا عدم کو دیتی ہے۔ اور پھر تیسرے پہلے ہیں یہ بھی گا دوسرے
اور جو تھے مرقہ بین وہ بھی سب کا مشترک غرض کہ اسی کو رک و بہندہ کی کام سلام مذہب ہے دوس
مرزا جی بالو آپ کے سلام کا یہ حال ہے کہ کوئی کچھ عہدہ کیوں نہ سکے۔ کوئی مذہب والا
کیوں نہ ہو۔ مگر کلمہ کا اقرار ہی ہو۔ اور کسی کلمہ کو نہ کلمہ تھیں بلکہ تعقیب کیلئے تعقیب و آیت بھی ناجائز

بلکہ یہ خدا و رسول کی امانت اور بڑی گمراہی ہے کہ کسی گمراہ و مبتدع کھنار و اہلینہ
 شیعہ ہندوستان کہ جو قرآن مجید و قرآن مجید میں تغیر و تبدل کے قائل ہیں۔ پتیارہ گمراہ
 قبیحہ کی ہمت دہرین غیر دینی کو بنی سے فضل بتا دین حضرت شیخین رضی اللہ عنہما پر سب و تبرک کر کر
 صلہ قبیحہ کیرے رضی اللہ عنہما کی شان رفیع میں ناشائستہ کلمات بکین۔ اور گناہ
 اختلافات تو فری شہر ہے۔ اور کو مسلمان اور مذہبی بھائی کہا جائے یہ پتھر پتھر باوجود انکار
 متعدد ضروریات دین کے مسلمان بھائی مائے جاہلین یہ اسلام ہیا گمراہ ہو گیا کہ حضرت ائمہ
 جبر و شتمات مدد کی مخالفت پر مخالف سلام ٹھہرا دیا ہے کہ میں ضروریات دین و مکر میں دیگر
 عقائد قطعیہ ہمت کی تکفیر و تغلیل میں تو کلمہ گوی آؤ کلمہ آگئی۔ مگر مذہب کے مقابلہ میں کلمہ گوی کی بھی کچھ
 قید نہ رہی۔ اور کلمہ گوی للکار دیا۔ حرز اچھی بھوری یہ ہے کہ حکومت و دوسروں کے ماتھے میں ہے
 مدد نہ لکھتی اس سیکری کا کلمہ بھی صلہ لہجہ آ۔ لیکن یہ بھی سمجھ لو۔ اور یاد رکھو کہ یہ سلطان اعنانی نابھہ
 کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔ دو گنا اذ انشا کر گناہ لیکن الموت راسخ کل شیء و لو گنا
 اذ انشا انشا و منسل بعد ذلک کل شیء۔ یہ خود مختاری یہ شاہی آزادی جلد اور بہت جلد فنا ہو جائے
 ہے کل بروز قیامت بادشاہ جلیل و جبار کے حضور میں ہم میں اور کیا گریبان۔
 حیرت خوب سمجھ لو کہ ہم سب ایک نام میں ہوا رہیں جب یہ ڈوبیکے نہ غیر مقلد ہو چکا۔ نہ غلط
 نہ دانی۔ نہ بدعتی نہ شیعہ۔ نہ مختار۔ نہ جرجی ایک بھی نہ ہو چکا۔ ان پدا سیت رزائی آپ
 جس کو سمجھاتے ہیں اور کیا سمجھاتے ہیں ہم اہل سنت کو ہمارا امران بنی جائے مذابش باد۔
 سب کچھ سمجھا چکا۔ آئیے سمجھانے کا محتاج نہیں رکھا ہے مگر غریب سمجھا دیا گیا۔ اور ہم بے وقوف
 سمجھ گئے خدا کو بے رحم سمجھ کر بھی اوس لڑٹی بھولی نادین قدم دہرین جبریل سید و ج
 کلیان شیعہ پیچیدہ و پائیدہ وغیرہ سوار ہیں۔ ہم نہایت وثوق کے ساتھ
 کہتے ہیں اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ ہم ہی وہ ہیں جسکا معنی نہ سفینہ نجات ہے۔ ہم ہی وہ ہیں جسکی
 کے نفاذ اصحاب و اہل بیت رسول و ائمہ ہیں ہم ہی وہ ہیں جو سائل مراد کے منکر نشان پر جا رہے

ہم ہی وہ ہیں جسکے لئے قدرت نے فلاح و نجات دو دیں پھر انہیں ایمان نہ رکھی ہیں۔ اور
 یہ بھی یقیناً اس سے ہے کہ شیخ و پیغمبر و غیرہ ایسی کشتی ہلاکت پر سوار ہیں جسکے
 طاع انکھن پر ہی باند بکرا گراب بلا دور و فتنائیں کشتی کو تیسے جاتے ہیں۔ اور اسکا بیچ بند
 میں تباہ و برباد ہوتا مسلم ہے۔ اور وہ ایسی ڈونگی کہ اوچھلنے کی امید نہیں بہت کے
 قلوب میں جو متبدعین و کفار کے ساتھ بعض عداوت ہو وہ ان کے کمال ایمانی کی دلیل ہو
 وہ اپنے ایمان کا شیعہ امت سر امانت محمد عربیؐ فیصلہ اللہ علیہ وسلم کی پر فیض
 ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور کو بھی حکم ہے خدا کرے جو ان کے دل میں مبتدع ہیں۔
 کی محبت کا خیال نظر بند کر بھی پیدا ہو جائے بغض فی اللہ کہ کینہ اور برائی
 بتا دے تو ارباب ندوہ کا مضیٰ فرض ہے۔

حجت بن حنین فریق کا شخص دوسرے فریق کو ختمِ حیات سے دیکھ لے حدیث
 متبرکین و فضیلت زکوت کو حضرت صدیق اکبرؓ نے نہایت
 تحیر و امانت سے دیکھا خوارج کی غیرت و ذلیل میں حضرت کو نے نبی کو شش و شصت
 نہ کی تفضیل کی تحیر میں کوئی کمی فراقی مارے کو ڈروں کے کھال اوڑا دینا تجریر
 فرمایا۔ نتیجہ خالیہ کی تحیر کا تو پہچان ہی کیا ہے یہاں تک کہ آگ میں جلادیا۔ اب دیگر
 سلف صالحین کا حال ملاحظہ ہو کہ انہیں اللہ والہ و اللہ و برابر کہتے چلے آئے۔ چنانچہ عید الفطر
 صاحب و ختم شیخ محمد و صاحب کی تحقیقات کو دیکھتے تو ہر نئے بڑے شیخ و توبہ و دلیل
 امانت مبتدعین سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پھر ایسا کوئی چشم جو حجاب کے اس
 ابتلاعی اختراع کے مقابلہ میں اقوال و افعال صحابہ کا مڑا بہت عظام و سلف صالحین امت
 محمدیہ کی تحقیقات کو چشمِ حیات سے دیکھے۔

پھر اب سوال کیا جاتا ہے کیا ندوہ کا مقصد عالی یا ہسار کہ منشاء خفا اٹھانا سلام
 ہو یا ندوہ کا منشاء خدا و رسول کریمؐ ہے یا اس کے مرتبا جی اس سوال کا جواب

ہم سے پیشا یا کون سنی ہو جو تدر وہ کو رخنہ انداز اسلام نہ کیا۔
تدر وہ کے مخالف خدا و رسول ہونین کون چون دوسرا کر سکتا ہے
 خدا کا سچا رسول فرماوے کہ فرق لگے گی ان سلام میں ہر ایک ناجی باقی ندری
 تدر وہ کہے کہ سب فرقوں سے خدا رضی نبی پر سب راہ راست پر ہیں۔ خدا کا
 رسول فرمائے کہ سوا عظیم کا اتباع ضرور تدر وہ کہو کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر شکست ہو پر عقل کو
 خدا کی سمجھ پر ثواب پہنچا۔ خدا اور رسول فرمائیں سلام سے لیے ہمارے سب
 ارشادوں کی تسلیم ضرور تدر وہ ہلائی اصول اسلامی ضرورایت کاٹ مہا خدا کو
 حرت کلمہ کوئی پر بنا رکھی خدا کا رسول فرما جو میرے اصحاب کو بغض رکھتے وہ
 میرا دشمن تدر وہ کہے اصحاب کرام کے دشمنوں سے محبت رکھنا فرض ہے۔ خدا کا سچا
 رسول فرمائے جو بند عین کا رو نہ کرے اور سپر خدا کی لعنت تدر وہ مبتدعین کی
 سخت مخالفت کرے خود کشتی چھڑائے۔ خدا اور اسکا رسول امر بالمعروف نہی
 عن المنکر کا حکم دین تدر وہ کہے ہر شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دو وہ جاسے اور اسکا
 خدا وغیرہ ملک میں الشناعات۔ اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ اور کیا رخنہ اندازی
 سلام اور خدا و رسول کی مخالفت ہوگی۔

تیسرے تدر وہ کی یہ کوشش کہ گزشتہ اسلامی تصانیف کا پتہ لگایا جائے کہ کس
 قابل قدر ہے اگر اس سے مخالفت کی جائے تو سمجھے کہ وہ شخص کیسا دشمن اسلام اور عین
 مرکب میں داخل ہے پنج پند اسیت مزاجی ہو کر نہایت ہوس ہو کر کہنے پیارہ
 پتھر صاحب کار و پیر مہنت ٹیلہ مڑ نہ کیا۔ ناحق بیٹھے بھٹائے آپ بھی بدنام ہوئے
 اور اس میں پیار سے توافقت کو بھی ملعون کر کے نقصان مایہ و شہادت مہیا کیا جس نے
 بنایا کیا آپ کو خیر نہیں کہ آپ کی پیاری کوششیں برباد و ضائع ہو جاتی تے آپ کا مقصد
 تو یہ کہ تدر وہ کی حریف پوشی کریں اگر آپ کی سمجھ سے افراد لٹا واقع ہوتا ہے سچ سمجھ کر

کیونکہ قسم کھا بیٹھے ہو آپ کے سلام کی کعبۂ تک پہنچ کر اوسکی ماہیت و درایت کر لینا کسی
 سنی کا تو کام نہیں ہے اگر یہ سچی اسلامی نگاہ سے غور کرتے ہیں تو آپکا اسلام کو کلام
 ثابت نہ تھے ہزار اچھی کس بلا کی جہل مرکب بن کر قمار ہو کہ اپنے کھلے ہوئے عیوب و
 نقائص اور قابل قدر جوہر آشکار کرنا اور طلب کیجاتی ہے یہ جو اپنے اپنی ہمدانی اور قایت
 کے اظہار میں جو علی سپہ سالار کی فہم تصانیف کا نقشہ دیا اور دیگر فلاسفہ کو یاد کیا۔ اگر عوام
 کا لا انتقام کی معلومات کو قابل ہو جائیں تو کچھ بعید نہیں درود میں ہونے کی کمال جہالت کا اور
 ثبوت ملے گا۔ ان تصانیف کو جہلان مان سامی نے **اسلامی تصانیف** قرار
 دیا براہ عنایت انہو اس دعویٰ کو ثابت تو کر دیجئے یہ تو فرمایا ہے کہ سلامی تصانیف سکھ لکھتے
 ہیں اگر بہت کتب تھیں تو ان کی بجائے تو نہیں دو ایک ایسی بھی نکل آویں گے چلو مخالف اسلام یا
 اسلام سے بگڑنا نہ کرنا جائے۔ باقی کیا انہیں کہی **غنیہ قرآن** ہے کیا حدیث کی
 کوئی کتاب ہے جو کیا **تحفۃ المہنت** کا کسی میں بیان ہے کیا کسی میں **مسائل فقہیہ**
 بیان کیے گئے ہیں کیا کسی میں **سرار معرفت** مذکور ہیں کیا کسی میں **مخالفین**
سلام مخالفین **مہربان** **مہنت** کا رد و رد کیا گیا ہے یہاں **سب**
 کتابوں کو اسلامی تصانیف سمجھ کر ان کے مخالفین کو کس طرح اپنے دشمن سلام
 سمجھا وید ہزار اچھی اس سے بہتر تو یہی تھا کہ مسلمانوں کی تصانیف کھدیتے کہ ان شاہ یہ وہ
 آپ کو اسلام کے خلاف جو حضرت سلامت سے آفراس جو دستہ کی حد بھی نہ ظلم سہنامی
 عادت ہی سچی اس تجربت میں افسر ساز سی۔ جہان پروازی کی کچھ اہتہا بھی ہے۔ انگلی بی
 ندو کی قسم اپنے ندوہ کے اسلام کی **مہنت** **بریلوی** یا **حضرت بدایونی**
 کی کسی تحریک سے نفرت نہ تھی کہ یہ شاہ کی سیطرہ پر بھی ثابت تو کر دیجئے کہ یہ حضرات و اعلام
 کے مانع ہیں یا مسلمانوں کی کمال اسلامی تصانیف شائع ہونا پسند نہیں کرتے یہ حال
 آپکی اس تحریک سے اگر یہ آپ کو اسلام کا تو کچھ شہرہ ملا۔ اگر آپکی جہالت و افسر پروازی کو ملی ظاہر ہوگی

حیرت اگر ہمارا فاضل بدایونی اور بریلوی مسلمانوں کے گذشتہ علوم اور تحقیقات سے دشمنی رکھتا ہے تو اس سے زیادہ او سلی دینی عدالت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے
انج پداسیت مرزا بی بی اکی اسن زیادہ گوئی اور ہرزہ سمرانی کا یہی کافی جواب ہو کہ
 لعنت اللہ علی الکاذبین۔

حیرت ہمارے بدایونی اور بریلوی صاحب کس پہلو سے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں
 کیونکہ صرف یہی دو صاحب ہیں جنہوں نے مذہب کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انج۔
پداسیت مرزا بی بی تھیں اپنے سلام کی قسم سچ سچ کھدو کہ کبھی سچ بولنے کا اتفاق ہوا
 یا مذہب اعتراض سے قلبی نفرت رہی غیر تھیں سچے مگر یہ تو بتاؤ کہ جب یہی دو حضرات
 مخالف پہرہ عام بنے داوید کیون چار کھی ہے جب وہ ہی آپ کے مخالف ہیں پھر وہ وہ
 انکا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں جنار و یمن یہ غضب کار دنا کیون ہے۔ اس زور شور سے لسن
 وطن کی لو چار کا کیا باعث مولوی حنفانی صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی
سید محمد صاحب اور انکو اپنا نام سال سیاہ کرنے کی کون ضرورت داعی ہوئی
مرزا جی بی بی میرا آپ رہتو تو ضرور بین مگر یہ تو فرمایا کہ آپ کو وہاں کی کچھ خبر بھی ہو یا نہیں
 بدایون۔ یا بریلی۔ بمبئی کے کسی غلط کام ہے۔ یا الگ شہر ہیں اور حجب اور ہیں۔ اور
 بمبئی ان شہروں سے دور اور بہت دور اور پھر وہاں کے نامی علماء میں کوئی مخالفت شاید ہو
 علیہما جناب مولانا محمد سعید الدین صاحب پداسیت مدد رس مہ جامعہ بمبئی اور
 راجا جناب سید سہا عیال قاضی شہر بمبئی وغیرہ مذہب کے مخالف ہیں یا
 موافق اور حجب مخالف تو اب یہی دو صاحبے بار اندھ ہوتے۔ اور اگر یہ علماء بمبئی قابل من مٹائی
 مرزا منشی کا مقتضایا ہے کہ یہی دو لفظ چاہے بمبئی میں شائع کرو و جناب مولانا مولوی
 تدبیر احمد خاں صاحب مدد رس مدد رس طبعیہ محمد آباد و حیرات و
 تدبیر اللہ وہ تالیف فرمادے یا نہیں جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد سعید

کسی
 م
 ی
 بیت
 وام
 کا لورا
 قرار
 کہتے
 م یا
 کی
 بیت
 ان
 ام
 مذہب
 امر
 دینی
 علوم
 ال
 گئی

صاحب دوست و ناظم ندوہ نے ندوہ کے مفاسد کا بطلان شائع کیا یا نہیں ہوگا
 یہ سچہ تذکرہ حسن صاحب دیبانی مولوی قاضی محمد عیسیٰ صاحب دیبانی
 آبادی مولانا مولوی شاہ محمد احمد صاحب درسی جناب قاضی مفتی محمد رفیع صاحب
 صاحب غف جباب مولانا مفتی قاضی محمد سعید صاحب قاضی راسخ و غیرہ نے بذریعہ
 اپنی اپنی تحریرات کہ مفاسد ندوہ کا بطلان ثابت کیا یا نہیں۔ **فتاویٰ مستتر**
 ملاحظہ ہو کہ گوشت و علما ندوہ کے مفاسد کا بطلان بیان کرنے میں اور ابھی وقت وادی ہے
 اچھا ہے۔ انشاء اللہ اطراف و اکناف ہندوستان کے علما کی مواہر سے جب مرتب ہوگا
 اس وقت شاید دو کچھ یقین کہیں۔

چیمبر اراکین ندوہ میں سے بعض علما ایسے ہیں جو کس جلد میں شامل ہوئے
 بیشتر عقیدہ و غیر عقیدہ کے جھگڑے میں کتابیں بکھری گئی تھیں۔ اور وہ اپنے پچھلے گزشتہ خیالات
 پر پانی پھر کر کشادہ پیشانی اور خندہ پیشانی سے بدست و ذراعات اور ٹھکانا اپنے بھائیوں سے
 ندوہ کی بدولت لگے۔ تو اوپر مذکور سے فاضل و دست مولانا عبد القادر صاحب بدایونی
 یوں اعتراض جاتے ہیں۔ یہ اس محقق کے خلاف ہے جو خود اراکین ندوہ نے فتح المبین و
 جامع الشواہد وغیرہ میں فرمایا ہے۔ اور غرض قلدون کے خارج از ملت ہوئے کا فتویٰ دیا ہے۔
 مولانا موصوف کا یہ مطلب ہے کہ اگر ایک شخص اپنی گزشتہ غلط کاریوں کا اقرار کرے اور اس سے
 آئندہ کے لیے پشیمانی ظاہر کرے تاہم ہو تو وہ معافی کا مستحق نہیں ہے بلکہ مختصراً بدست
 جوہل تک میں گرفتار ہو اور اس کا ذکر نہیں باقی ہے۔ نہی مانا نہیں ہے جس کا نام سمجھتے ہو۔ یا اپنی مختصر
 زندگی سے جو تم کہتے ہو وہ مطلب حضرت مولانا صاحب موصوف کی تحریر سے گزشتہ نہیں۔
 مولانا صاحب بدایونی نے ہرگز نہیں فرمایا کہ باب تو بدست ہو گیا۔ کیسی قوت قبول
 نہیں ہو سکتی اور ندوہ ایسا محکمے مجاز ہے **انسان** اپنی گزشتہ غلط کاریوں کو
 خاص طور پر اور سچی ندامت سے ضرور مٹا سکتا ہے بلکہ مذہب کی عظمت میں ظاہری

دفعہ اولیٰ کی تہ بھی تحریر شرعی کو رد کیا جی سے وہ نہ سپرد سارا فرقہ وادیہ غیر مقلدین مولوی
 خیر حسین صاحب دہلوی مکہ معظمہ سے زندہ واپس نہ آئے اور محبت شاہی سے
 رانی غنی۔ مرزا علی اپنی ملا دھروان کے سر کمر بنے ہوئے۔ یہاں باب مذہبی کا اختراع و اختراع
 در اقصاف کو روٹھوڑی خور میں آپ پر ثابت ہو جائیگا کہ مذہب نے یہ مطلب بھی صاف صاف اٹھا
 ہیں بھگدیا کہ مسلمانان ہند سب سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ مگر اتفاقی کا گناہ معاف نہ ہوگا
 یہ جبروتی حکام خدا رسول پر اختیار کیا آپ ہی حضرات کو مبارک رہو۔ باقی عموماً لانا صاحب کو
 اعتراض ہیں۔ اوس کے جواب میں آپ کو گس گنتی میں ہیں۔ آپ کے جیسے دانا علم۔ صاحبان ہوں
 لکے عابدین کو گس گنتی میں ہیں۔ بدستور ہیں مگر جوابہ نہیں ہو سکتے مولانا صاحب
 ایک مختصر عرض یہ بھی ہے کہ جب تک ماہم صاحب دہلیہ کو یہ دعویٰ ہے کہ ہم نہیں جانتے نہ دانتی نہ
 رافضی۔ بلکہ وہی سنی حنفی ہیں جو پھیلے تھے۔ پس مطابق اوس تحقیق کے جو فرج امین و
 جامع اشواہدین لکھتے ہیں غیر مقلدین کو داخل اہلسنت سمجھنا اور ادا ان کے تحت
 رکھنا مخالفت و مجالہت کہنا تو نہ کرنا ہو سکتی ہے مرزا جی الزند و ہ اب بھی صاف
 طور پر لکھتے ہیں کہ ہم سنی حنفی نہیں ہیں۔ ہم نے پچھلا مذہب چھوڑ کر جدید مذہب اختیار کر لیا۔ تو
 ہم دوسرے یہ الزامی حجت اٹھاتے ہیں۔ اور نیز عام اہلسنت کو کوئی ضرر نہ ہوگا
 وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ بھی مثل کائنات میں پانچوں کے ایک جہنم میں بدستور
 مرزا جی آپ دہلی اپنی پریشان حالی پر غور فرمائیے کہ اس وقت خود میں کہ پچھلا
 غلط تھا۔ اوس سے تائب ہوتے اور اس سے پچھلے کچھ چلے کہ مذہب کا متشاہد نہ ہو
 مذہبی نہیں اور آگے چل کر پھر نہ کہ اس وقت کہ ہم تو وہی سنی حنفی ہیں مرزا جی اگر مولانا
 کا وہی خیال ہے تو جیسا آپ فرماتے اور زبردستی دوسروں کو سمجھاتے ہیں۔ یہی مذہب
 غلط کاروں کے اقرار و غلامت اور توبہ کے بعد بھی پہنان سنی مسلمانان ہند کو
 تحریر میں صلاح مفاسد کی درخواست نہ فرماتے۔ اور ہرگز نہ کہہ سکتے کہ اگر

اگر اصلاح جمعیات و خیالات موجودہ کی بموجب مذہب اہلسنت کو اعلان و شہادت کے ساتھ تادم صلیا
 مدغم کر اکیں کجیائیں ہر طرح فرما دیا جائیگی تو میں بھی بسک والا حاضر می جلسہ کار ادا کرونگا۔ اور
 حضرت غفرلہ برداری صلوات اللہ علیہ کہ اپنا نخر جانو نگا ہر ز اصحاب ہم بھر آپسے
 کہتے ہیں کہ اگر اب بھی مدوہ ہی غلط کاریوں کا اقرار کر کے آئندہ کے لیے ادا سے دشمنی
 ظاہر کر کے ثابت ہو تو فاضل بدایونی و فاضل ریلوی دو دیگر اکابر علما
 اہلسنت مدوہ کی شرکت مدوہ کی تائید کو نہایت مستعد ہی کے ساتھ موجود ہیں

حیرت کہنی شرم کی بات ہو کہ ہم ایک عالم فاضل شخص کو اس کے گذشتہ نام بھی کے
 خیالات پر لغزین کرنے بیٹھ جائیں انجیل ہدایت مرزاجی تم بھی کہتے نام سمجھتے ہو
 کہ کوئی بات سمجھ کی نہیں کہتے کوئی شخص عالم فاضل ہو کر اپنی بدعتی ناہنسی سے سود کی ڈگریا
 کرے تو کیا اس کو لغزین کر سینگے حضرت سلامت ایک نفرین کیسی دو تو ہزار نفرین کا سخت
 ہو۔ جاہل ایک وقت اپنی ناہنسی پر معذور بھی سمجھ لیا جائے مگر عالم فاضل ہو کر سب سے اکابر
 سے مرزاجی یہ جواب نہ کی بدعت کی تھا۔ اب دو باتیں اصل مطلب کی بھی سن لیجئے۔
 ہر آپ کے صدر صاحب و ناظم صاحب وغیرہما کے گذشتہ خیالات کچھ تحقیقات کو درج
 بنائیں کریں اور نادان تحقیقات کی بنا پر ادا و حضرات کو سختی نفرین سمجھیں ہم اہلسنت
 خیالات کو غلط سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے ہی متناسب ہے کہ ناہنسی یا کسی کے اغوا ہے سر دست ہر
 خیالات ہر ایک کو متعزز اور خرافات پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے دست بردار ہو کر بھلا چھے
 خاصے سنی ہو جائیں مگر نفرین ہے تو ان موجودہ خیالات پر گذشتہ تحقیقات پر لیکن سب
 ترمیم بار نہایت زور کے ساتھ کہتے ہو کہ گذشتہ تحقیقات ہر ایک کو خرافات ہو تو یہی
 ادل سے لکھو اگر چہا دیجئے۔

حیرت ایک عظیم الشان گروہ پھر رہا ہے کہ ہم اہلسنت ہیں مگر ہمارے بدایونی
 اور مدوہ اسلام سے خارج کرنے کا فتوہ دے رہے ہیں انجیل ہدایت

مرزا حبیب صاحب اس زمانہ میں حکیم ابو سعید محمد عظیم الشان صاحب

کی پر فیض ادب و برکت ذات کو نہایت غفلت و غور سے دیکھا آپ کی منت کرنا مذکور کچھ اور
 نہیں معلوم ہوتے ہیں جو جانی کے عالم میں اگر کسی ہلکے حد سے آچو دایا تو ساری چیزیں
 دل کی دلیں بچا لیں گی۔ مرزا صاحب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔ خدا را حمد اور بہت
 جلد اصلاح و داغ کی طرف متوجہ ہو کر حکم صیاح سے رجوع کیجئے۔ بلکہ قوی امید ہے کہ وہ آسان
 توبہ سے آپ کے داغ کی اصلاح فرمائیں گے۔ درنہ پھر قلاب کی ہلکائی کے بعد بھی کوئی فائدہ
 قریب ہو گا۔ مولانا دیوانی کی تحریر ملاحظہ فرمادیں کہ وہ اپنے کس کو وارہ
 سلام سے خارج کر دیتے۔ آپ کے صدر صاحب کو کا فر ٹھہرایا۔ ناظم صاحب کو مرتد بتایا
 البتہ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے قریبی بھائی اور قریبی بہن کو منکر
 ضروریات دین کی تکفیر اور دیگر عقائد و مسائل اجماعہ ضروریہ مذہب اہلسنت کو منکر بن کر
 قاضی دیوانی متفرق و متباعد ہو کر وقت میں غفر جہود سلیس کا یہی عقیدہ رہا۔ اور سب سے اگر
 مذہب اس کے خلاف پراٹھا ہوا ہے تو مذہب اہلسنت ان مانچو لیا بی حیالات کا پابند نہیں ہو سکتا۔

حیرت ہم خود ہیں فاضل سے سوالی کرتے ہیں کہ تیرے مسلمان ہونے کی کیا

دلیل ہے۔ اور اسی کی علامتیں ہیں جس سے ہم سمجھیں کہ تو مسلمان ہے یا نہیں۔

فاضل دیوانی کے مسلمان ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ان کے رسائل ملاحظہ سے جوئی متفق ہو

کہ وہ موافق محققین سلف صالحین بنت و جماعت کو جمیع ماحول مجتہد فی الدین بالقرآن و ہدایت

ایمان سے منکرین ضروریات اسلام کو کا فر اور دیگر عقائد و مسائل اجماعہ اہلسنت کو منکر کو گمراہ و متباعد

کئے ہیں اور ان کے مسلمان اور کامل الایمان ہونے کی قوی حجت اور روشن دلیل یہ ہے کہ

حب فی اللہ اور بغض فی اللہ پر اذیت کا عمل ہو گا وہ مبتدعین کے ساتھ

بغض و عداوت اور اہلسنت کیساتھ پیار و علائق و محبت کو ضروری سمجھتے ہیں نہ کہ مذہب

کی طرف ضروریات دین کی قید اور ان ایمان کا دار صرف اللہ کو ہی پر رکھ کر

جہد فریق کلمہ گویان کو مسلمان اور اپنا بھائی سمجھیں خدا کو سب پر ماضی تبارین سب کو راہ راست
 اور حق پر سمجھیں۔ ہر شخص کو ادنیٰ شے پر غائب کا سنو بھڑائیوں۔ کوئی کچھ عقیدہ کیوں نہ رکھے
 مگر اسکو کافر نہ کہہ کر اور وہی کھانا بھی خلوات سلام بنایا جاسے۔ مبتدعین کی محبت کو فرض کہا جاتا
چہرے خوش اسطرح سے تھک چکے ہیں عمرات میں جنگ کے لیے وقت ہی خدا
 کا ہے۔ ہر ایک سے جو پیش کرے وہی۔ **پدا بیت** جب کل پچھو سمجھی عمرات
 سے۔ پھر اپنے تاقیہ پر دوسری کیوں اور خانی۔ اور اگر اس سے کچھ حاصل ہے تو تناب
صدر صاحب ناظم صاحب کیوں جان چلائے پھر تے میں چلیک کی نگاہ میں قاید
 اونی وقت آپ تو کو منو۔ اونی عمرات کا اثر نسبت آپ کی تحریر کے شاید کچھ دیا وہی ہوتا۔ اگرچہ
 پسند خاطر تھی تو جامع مسجد ترقی سے کیوں گھر کی راہ لی۔ باوجود تباہی کی سی تقاضوں کے
 تقریر و میاں ہلہ سے کیوں فرار کیا **اصلی** **پاؤنی** جب ناظم صاحب پاس گئے تو کیوں
 انگشتوں کو دوسرے وقت پر محمول رکھا۔ اور جب وعدہ کیوں نہ آئے۔ غیر گذشتہ ہنگامہ شہر باب
 کیا گیا ہے وہ موقع اب بھی حاصل ہے **صدر صاحب** کو ادبھار سے **ناظم صاحب**
 کو گھاسیے۔ روانہ وارستہ طرہ کے لیے اور گھاسیے یا تقاضے **فریقین** ایک یا **پارخ**
عزیز ہو **صدر** و **ناظم** دو دیکر **الکین** ہ کے لاپرواہ کر دکھانے کے لیے **تناب** **قور**
 کا مکان موجود ہے وہ نہایت در بادی اور سیر مٹی کے ساتھ لینے مہاذوں کی مہانی اور اس
 سے متعلق ہو جائینگے **علما** **المست** ہی تو **کلام** **عبد اللہ** نے کو مستعد ہیں
 اور مسس عام جلسہ میں آپ کے **صدر** و **ناظم** وغیرہ مولانا کے اعتراضات کا ان کو پوچھنی ہونا ثابت کر دیتے
مزا صاحب آپ خود فرما چکے ہیں برہمت ہیں وہ جو ندوہ کو مدد دینے میں بھلو تھی
 کرتے ہیں اور دشمن اسلام ہیں وہ جو اس سے مخالفت کرتے اور اس مبارک علیہ کو
 پریشان کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ پھر کیا جناب **صدر** و **ناظم** صاحب بھلو تھی
 گوارا رکھینگے اور ان کو پسند نہ کرینگے **مزا** **راجی** **ضروریات** **دعوت** کی قید

اور اگر صرف کہہ گویں اسلام کا دار رکھنے کا اعتراف **اصح**۔ متقدمین کی تحقیقات کو اگر
 نفس پسنے کا اعتراف **خست** اختلاف مفصلہ میں کو حنفی شافعی حنبلی
 کھڑے کا اعتراف **اصح** حنفی شافعی۔ مابقی سنی بنی عدم **شکرت** اسلامی کا
 اعتراف **اصح** جنم عدم **مغفرت** گناہ نا اتفاقی کا اعتراف **اصح** ذوق
 ضلالت کے **عدم** تروید کا اعتراف **اصح** حضرت جناب شیخ محمد و اہل **ثانی**
 صاحب رضاب شاہ عینید **اصح** تر صاحب کی تحقیقات پر مدوہ کی مخالفت کا
 اعتراف **اصح** شیعہ سنی کے اختلافی عقائد و مسائل کو غیر قطعی سمجھنے کا اعتراف **اصح**
 عقائد و مسائل اختلافیہ کے جواب پر سکوت کا اعتراف **اصح** وغیرہ ان پر برکت
اعتراف جناب کا جواب دینا اذکو اکل چو عیب سنی قرار دیکر زمین و آسمان کے
 قلابے ملائے۔ اور پھر شمار کر یہ صریح لکھ دینا۔ این سمت جو البش کہ جو البش مذہبی -
 پر آپ کے مذہب کی کمال دیانت و قوت علیہ کی دلیل ہے۔

حیرت دعوے کو کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہی ہیں۔ اور حضرت رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے نائب بھی ہیں مگر حضور کی تعلیمات کو بالکل بھلا دیا ہے جس مسلمان سے
 بات کرینگے۔ اوسے کھائے کو دینگے **ہدایت** اگر تعلیمات مصطفویہ
 علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کی یاد میرا ہے نا بھی رہتی تو ہرگز **علیت** **صلائیں** مٹی
 محبت **فرض** تباہ تھرت **بجین** رضی اللہ عنہا کے دشمن اور انہ کو رام نہیں عظام
 علیہ السلام کی کستا جناب کرنے والوں کو عظم و کرم نہ بنایا جاتا۔ ایمان کے ایک جزو
عظم البصر فی اللہ کی محنت و ست برداری نہ کیا جاتی۔ اگرچہ مزاجی صاحب
 کی ذات ہے مگر یہ توں نہیں رکھتے کہ اوپر **المست** کہ سمجھانے کا اثر ہو۔ اپنی صفت
 دہری سے باز آئیں لیکن ہم اپنی معجز تر **ما ظہر** میں کہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ خلیفہ
فاصل بدیع بننے والوں کو خریدیں کس اصلاح و تہذیب کے ساتھ

ت
کے
اجام
دینا
صاحب
ب
شاہ
لر
چکے
ایک
دین
ب
ن
سائ
ہیں
کرو
پوتی
سے
ہی
ایق

صلاح مفاسد کی درخواست پیش فرمائی ہے جس سے جناب مرزا جی صاحب کا صدق و کرم
 حال بخوبی دریافت ہو سکیگا **محرر اول**۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب
 اچھا صاحب سورتی مولوی منصور علیہ صاحب مولوی احمد حسن صاحب مولوی محمد علی صاحب
 مولوی فتنہ محمد صاحب مولوی عبدالحق صاحب تھانی و دیگر مذکورین کی نسبت کہ طرح
 بچہ یاچہ صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ تحقیق ادنیٰ نفسانیت ہو تھی لہٰذا یہ پر ہے اس طرح مولانا لطیف الدین
 صاحب علیگندہ اور ان کے مستفیدین کی تحریرات مطبوعہ رد مولوی مہارعل علیگندہ ہیں
 شہرہ میں محمول غفایت پر کرنا نہایت خوش اعتقادی حضرات متعین ہوں کہ یہ جناب موصوف
 کے ساتھ صبر و عزم کے ساتھ اصلاح جملہ حالات و حیالات موجودہ مذکورہ بموجب مذہب ملت اعلان و تہار
 کے ساتھ ناظم صاحب کی طرف سے کر دیا گیا تو میں بھی حاضری جلسہ کا ارادہ کر دینگا اور
 خدمت کوش برداری علماء ملت کو اپنا فخر جانو گا۔ **محرر سیرامی** جناب مولوی **لطیف الدین**
 صاحب میں اس طرح ہر چند معروفات پیش کرتا ہوں نسبت مذہب جواب باصواب سے مشرف
 فرمایا جائے ان نسخہ پر ہے گدار کس کرتا ہوں کہ میں نے بمقام خیر آباد خدمت والا میں
 عرض کیا تھا انہما پر ہے لہذا میں باعتماد علم و دوس جناب والا کے واسطے تشکیں قریب
 مسلمان کے استدعا کرتا ہوں کہ جناب والا اسجد جامع میں تشریف فرما ہوں اور میں قرآن
 مجید واسطے زیادہ تلمیذان عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں لیکر حالی فرما دے۔
 اگر میرا بیان آپ کے نزدیک سچا ہو تو آپ تصدیق فرمائیں ورنہ آپ بھی قرآن مجید
 میں لیکر لکھ دیں اور میں حاضرین کے سامنے اور دعا و بلائ کا ذہب اور نظریہ اللہ کی فرما
 اور مسلمانان حاضرین آمین فرمائیں۔ الخ۔ ص ۳۳ پر ہے نظر مختلف تصدیق جناب والا کا
 اہتمام کیا گیا اسکے جواب شافی کا طالب ہوں۔ اور آپ سے واسطہ حق اسلام کے جو سب
 حقوق ہے بڑا ہے ہندو کا کرتا ہوں الخ۔ باقی اس مضمون زبانی اور شیریں گفتاری کو کھانیکو
 دہڑا نا کہا جائے تو ہکا بھکا ہم سب سنوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔

حیثیت : حدیث میں آیا ہے کہ اہل المؤمنین ایماناً احسنہ اخلاقاً قائم کالت مدوہ سے
 دریافت کرے ہیں کہ کبھی بھی اوستے اس حدیث پر عمل کیا ہے؟ **حیثیت** اس مبارک
 حدیث کے مفہوم پر عمل ہے اور جن خلق کی خوبیاں بھی آپ کے بیان کی محتاج نہیں۔ مگر بات
 یہ کہ **حسن خلق و مدارات** اور پیر ہے اور وہ **مہین و مدار مہمت**
 اور شے ہے **فاضل و ایوانی** حسن خلق کو پسند کرتے ہیں اور اسکے حامل ہیں
مدار مہمت سوا انکو حق تعالیٰ اور کامل اخرازم۔

حضرت اجمی کہ نہایت نبوس ہو کہ آپ جامع بریلی میں اوسوقت نہوسے صاحب
فاضل بدایوں فی آپ کا صدر صاحب کو سچے سچے چلے جاتے تھے۔ اور صدر صاحب سر
بابر بابر نہایت الحاح سے کہاجاتا تھا کہ حضرت ذوالنشر لہجہ رکھیے ایک ملاقات کو واسطے فاضل
بدایوں وہ چلے آتے ہیں۔ مگر مفتی صاحب اور ادوں کے رہتا نہایت درستی کے ساتھ
جواب دیکر گھر کو چلے تھے اگر اوسوقت نشر لہجہ فرما ہوتے تو ادوں سے ضرور دریافت فرماتے
کہ کیوں ان ہی پر چڑھ کر کہوں اور بدویا اس حدیث پر کیوں عمل نہیں کرتے۔

[illegible]

حدیث شریف ہو سب تباط و سائل سنی محمل نہیں اسکے لیے یہاں مدد و قدرتی فیض ضروری ہے۔

تو رانی دماغ کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔ چنانچہ حد تھا وہ لیکے سے عرفان باد اور زبور
 مٹی خناتہ کو دوزخ رفتہ۔ ہر سہ ہزار افسوس کہ اس سے بے نصیحتی پر محدث جو کہ سب سے
 اور وہ شہنشاہ کیسے لیا کہ تمام علوم و فنون کے ماہر ہو گئے۔ ان حضرات میں کوئی یہ تو پوچھے کہ
 کیسے کہہ جائے سے **حق** چھپ سکتے اگر کہتے اولٹ پلٹ کر حدیث کو اپنے مفید مطلب
 بنالیا۔ تو کیا ہی جہاڑی۔ گنت نامی جو فرضی کا حرب ظاہر ہو گا۔ بندہ خدا علماء اہل بیت پر اعتراض
 کرنے کرنے اب احادیث مصطفویہ کی جانب بھی متوجہ ہوتے۔ لہذا عالم مال بھرنے کے لیے
 وہ کیا کہہ کہ تھا۔ دزائیے تو کہ اللہ غفر کون سی حدیث میں ہے آج کی جگہ اپنی طرف سے اس قدر
 بڑا کراد کی شرح بھی کہ دنیا پر شاید وہ **۵۰ فیض تعلیمات** کا اثر ہو اور نیز
 امر خود مطلب ہو کہ جن احادیث میں کفار کے واسطے **وعار ہلاکت** کی گئی ہے۔ اور لکھا
 مطلب آپ کیا سمجھتے ہیں اور وہ آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود۔ اور نیز آج کے یہی وہ
 علیہم بھی کہے گا کہ ایک ہو جی یا نہیں۔ کیا مصلحت وقت کے لحاظ سے وہی قابل مندرجی
 اور نیز بھی ارشاد ہو کہ اگر ابتدائے اسلام میں کوئی امر واقع ہوا جو اور پھر کلام الہی سے
 اس کی مخالفت ثابت ہو تو کیا وہ بھی قابل محبت ہو سکتا ہے۔

حیرت اسلام کی شائستگی کا پایہ حضرت امام فواد علی کے اس فتویٰ سے ہو سکتا ہے
 جو اذہون نے پڑھ کر حیرت کی بات کیا ہو۔ لہذا فاضل اعلیٰ نور اسلام سے کہنا ہے
 کہ یہ پڑھ کر حیرت کی کیا کہیں کی منشا کے غلات ہی خیال کہنے کی جگہ ہے کہ جب بڑے
 صاحبی تھے اور عبد اللہ بن زیاد بھی قائل امام حسین علیہ السلام کی نسبت علم میں ہے کہ وہ
 امام حسین کریں۔ تو پھر وہ کب درست ہو گا کہ لے مسلمانوں کو جو چاہے روزی سال میں اختلاف
 رکھتے ہیں اور ہمیں ارتداد کا خطرہ کہ اگر اسلام کریں ان پر **اہل بیت**۔ نحو مطلب یہ امر
 کہ حضرت فاضل اعلیٰ نور اسلام امام غزالی نے کہا ہے۔ رد صاحب کی نقل کہانہ تک صحیح ہے
 اور حضرت فاضل اعلیٰ نے یہی لکھا ہے۔ اور جو کھا ہے وہ مرزا ہی کے متین مفید ہے یا حضرت

حضرت امام احمد حنبل سے لیکر شاہ عجم الغرر صاحب اور مولوی جیسے
صنف ذرا لکھیں تاکہ کس کس عالم کو حج مبین آپ لوگ دشمن سلام و مخالف قرآن
قرار دینگے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ عزاجی نے صرف امام کے قول پر اتفاق کیا یا مطابق اپنے دستور کے
ایجاد ہندہ کو بھی قتل دیا ہے بیشک مشہور ہے کہ جو غور پری سے جانے ہوا ہیری کہاں
جاتے۔ بڑا ہولناک شکل سے چھوٹا ہے ہمارے بہادر و صمد ارجمند عزاجی
عزرا صاحب کو کہاں قتل کر سکتی تھی۔ اپنی عادت ترک کر دینا فراموشی کے
سراسر خلاف تھا۔ لعن کے ساتھ طعن بھی بڑا دیا۔ آپ کو خبر نہیں کہ جو ارحمن تو
تفتیح علیہ سند ہے اس میں کس کو گنجائش کلام ہے صوفی محرقین ہے علی القول

باتو مسلم فوفاستق شریک جائر الخ۔ اور اوس میں ہے و بعد اتفاقہ علی شقہ خلیفہ نے
جو ارحمن الخ۔ کیا فاسق بل ندوہ کے نزدیک طعن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ ازالہ الخین
دیکھ لیں۔

اب رہا یہ کہ امام کا قول عزاجی کے حق میں مفید ہے یا نہیں پس نہایت لعن کا منشا
حضرت شاہ عجم الغرر صاحب ظاہر فرما چکے پھر عزاجی کا استناد ان کو کیا فائدہ پہنچا
سکتا ہے۔ اگر امام حنبل عزرا فرمادیتے کہ زید پلید کے فقال شنیعہ کو بڑا نہ سمجھو۔ اچھا
کھوتب عزاجی پس کر سکتے تھے۔ اذلا فلا۔

امام اہل کے قول پر علامہ آمد کا تحقیر و سطور سے ظاہر ہے جس سے علاوہ کی تیر
کے آپ کے دیوانہ پن اور بد عواسی کا بھی پورا پورا پتہ نکلتا ہے۔ جو وہی ذات شریف کا خاص
ایجاد ہے کہ بقول امام زید پلید طعن کرنا خلاف شہاد قرآن ظہر ہے۔ اور پھر خود ہی اوسکو

۱۵ اور اوسے مسلمان ایسے تودہ فاسق سمجھ کر بڑا شرار کا رستہ نکلا ۱۶

۱۷ علامہ بالاتفاق اوسے فاسق اور اوس پر لعن کے عوارض میں جماعت ہو گئے ۱۸

ناشدنی کھڑا دوسرے طعن بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی ناشدنی تعظیم و تکریم کے موقع پر
حسب منشاء قرآن عظیم ناشدنی کا استعمال کرے تو کچھ معلوم نہیں مرزا جی جب نیرید لید
جیسے ناشدنی خلیفہ پر طعن کرنا خلاف منشاء قرآن و اسلام ہے۔ پس شاید امام اجل رحمہ
اسلام نے مخالفین پر وہ جسے چاہا مخالف اسلام و دشمن اسلام کہو

بعین کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہی
اب رہی آپ کی تفریق۔ وہ محض قیاس منہ القاری بعین تو لعین
 البعض اگر طعن بھی ناجائز ہو تو کیا کلمات کفر کو کلمات کفر اور عقائد کفر کو عقائد کفر کا فرق کو کا فرق
 فرما کر اکر کھنا بھی ناجائز ہو سکتا ہے۔ لادلائل بقول خیار علی کی ایک ناکام کی وجہ سے
 پر پھر نے پچی پڑائی۔ ایچہ اوستاد اول گفت ہماں نیگوئی و **روضہ** **نہج** **سیر** و
وہابیہ کے اختلاف کو فریختلاف نکو جاوے گے۔ مرزا جی ہمہ نیست
 مسائل فریختلاف پر کسیکو کا فرم نہ خارج از اسلام کھنا تو درکنار۔ گراہ بھی نہیں
 کھتے۔ مگر ان یہ ضرور ہے کہ آپ اور آپ کے مذہب کی طرح ضروریات و تعلیمات اسلام کو مٹا کر
 فرضی اور فریختلاف نہیں تصور کر سکتے۔

[illegible]

کے گھنگاروں کے ساتھ انہیں بعض عین ارجحیت کے ساتھ کاغذ پر مختلف ناموں کے ساتھ لکھ کر اور یہ بھی کہ ساتھ انہیں

دوست عزیز جو کہ اپنی بدنہی کی طرف ملاحظہ فرمائی کہ اس کی نسبت اگر کسی شخص کو جاکر کہا جائے کہ وہ ایک آدمی کی نسبت تیرے

در امکان حال کی خبر یہ قاهرہ بینہ و بین انصار خفت من انکار فلا محالہ لیکن الامر فی الامر علیہ
 شدت علی انکار انکار کا نتیجہ۔ فان السلیس عقیدہ و کفرہ فلا یقتضی علیہ قولہ ان لا یدعی لنفسہ الاسلام و
 حقاً و حقاً اما البتہ ان الذی یبرعہا الی البعد عہدہ پر عمر علیہ عہدہ البتہ حق ہو سبب لغو یا یہ حق ہو
 مستند و الا استعجاب فی ظہار لغتہ و معادلاتہ و الا لقطع عند غیبتہ و لا یستغنی علیہ بعد غیبتہ و تغیر
 الناس عند اشتداد حق یہی امام اہل فراست ہیں قال علیہ السلام من اتبر صلیب
 برقعہ ملائکہ تلذذہ امنا و مہیا نا و من امان صاحب بدعتہ آمنہ اللہ یوم الفزع الاکبر و من الا
 لہ و اگر کہہ دے اللہ بشارت دے نہایت بجا انزل شد علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔

عزرا جی زانوسے فرما رہا تھا ہے جب کیوں ہو گئے یہ تو سیکھ کہ امام اہل کا
 وار مذہب پر پورا پڑا **مخبر اسلام** کی تحقیق اور بر دست تحقیق سے مذہب کا بالکل سہیانا
 لگا دیا۔ یا ابھی مجھ جان باقی ہے۔ اگر کچھ بھی شرم و غیرت ہو تو اب مذہب کی طرف ازبکی
 نام نہ لیتا۔ یا امام اہل غنیمت سلام کہ بھی دشمن **مخبر اسلام** کی تحقیق سے

خدا اسے اپنی غنیمت لیکر درگزر کرینگے اور اگر اس بدعت کے سبب اوس کا فرنا کہا جائے کہ خود کا معاملہ اسی
 یہاں تو کانوسے خود درگزر ہے گرا و پر انکار کا کام کا فرسے بھارے سخت تر یہ کہ کا فر کا شر و سرون تک نہیں پہنچتا
 کہ مسلمان سمجھ ہوئے میں کہ یہ تو کانوسے اوسکی بات کی طرقت لغات نہیں کہ سنت وہ اسلام و عقاد حق کا مدعی ہے
 اور بعد مذہب ہی بدعت کی طرقت بلاسنہ والا تو یہ زعم کرنا ہے کہ وہ طرقت بلار لمبے حق ہے تو یہ لوگوں کے
 گمراہ ہونے کا سبب ہو اور کا شر و سر و کم ہو سچے والا ہے۔ پس اس سے بھتر صلاحت کا اظہار اور
 انکار کشی اور اوسکی تحقیر اور اوپر حق نشین اور لوگوں کو اس غرض دلاسنے کا استہجاب بہت مذہب و باور ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی مذہب کو کچھ شے کے اظہار کا دلی امن و ایمان ہے
 سمجھو۔ جو کسی مذہب کی امانت کرے اللہ اسے بڑی بھلائی دے داسے دن میں امان دے
 اور جہنم میں مذہب کو ساتھ نرمی یا اوسکا اکر کرے یا کثادہ پیشانی اوس سے کہہ دے کہ کچھ
 اوس نے کچھ اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ۱۱

کھنکی بھڑا ہے۔

پیر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب زفقہ اور حدیث کا خوب فہم مالک و داس
عوض و نون لازم و لزوم قرار دے گئے ہیں ان ہدایتیں آپ حضرت کو نشانہ
ولی اللہ صاحب شاہ عبد العزیز صاحب مہر و لطف شانی
صاحب کا نام پتے پرستہ مکہ مکرمہ میں تھی۔ مرزا جی ان حضرات کو آپ متبع بھی
ہیں۔ اگر آپ بات تندرہ کو کچھ بھی حیا ہو تو ان حضرات کا نام زبان پر نہ لائے
آپ حضرات کو نزدیک شہر سنی کے عقائد و مسائل اختلاف فیہ غیر قطعی شیعہ کار و لکھنا تو
میں میں وغیرہ وغیرہ مسکوم کلمات و مرآت ثابت کر چکے ہیں پھر اس خبر چنی کو تو دیکھیے
کہ اس سخت مخالفت کرنے کے بعد بھی شاہ ولی اللہ صاحب کا نام لیا جاتا ہے۔ مگر یہ تو سیکھے
کہ شاہ ولی اللہ صاحب فرمایا۔ وہ آپ کے کیا مفید۔ اور ہمارے حق میں کیا مضرت العزیز
آپ کے معنی بھالی غیر مقلدین کے حق میں تیر چھری ہے کہ نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب
زفقہ اور حدیث کو لازم و لزوم قرار دیا غیر مقلدین کا خیال رکھنے عقائد متا
سروفت و مشہور ہیں جن سے ناسخ از اہل بیت نہیں کے ثبوت میں فقہائے جامع الشواہد میں
طحاوی کا قول نقل کیا گیا جس کے گمراہ ہونے پر ناظم صاحب وغیرہ مہربان
کر چکے ہیں اور مقلدین کو کو حق پر رکھ دیا۔ براہ عنایت پر بھی ارشاد ہوا کہ جب حدیث و فقہ لازم
و لزوم ہوئے تو مقلدین فقہ اجماعیت ہوسے یا نہیں پھر جو دایہ غیر مقلدین کو مقلد
کہا جاتا ہے اور مقلدین کو ائمہ میں سے خارج کیا جاتا ہے یہ کس بنا پر صحیح ہوا۔

حیرت مقلدون یا حقیقون کے نفس سلک نام طعنے بڑی بے ادبی ہے۔ اگر وہ اہل حق کو
خارج از اہل اسلام سمجھیں تو ہدایت مرزا جی کسی فرقہ ضالہ کا نام اہل حدیث رکھتے
ہے اور مسکوم حقائق کلمات حاصل نہیں ہیں بکشم اور نہ اگر خود کیجئے تو ان الفاظ سامعہ تو حضرات
پر تحریر یہ بھی ہمار نہیں کہنے کہ ہم قرآن مجید کو نہیں لستے ہیں مگر آپ غیر مقلدین نہ مانے

حال کی حمایتی جتنے ہیں اونکی سرپرستی پر اپنے کرمیت مضبوط باندھی ہے۔ تو آپ کی سہ سے
 اذکر کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہم اہلسنت کا پیشوہ نہیں کہ عسے اللہ لاق و ما یہ پر
 کفر جس طرح سلام کا اعلان کریں۔ یہ تو آپکا مجھ و عو ہے۔ ہاں انہیں جو سنت کفر و زیات
 دین ہیں وہ بلا شک وائرہ سلام سے خارج ہیں گو کافر سمجھا عین
 اسلام ہے باقی اونکی گمراہی اونکی ضلالت کو کلام ہی نہیں ہو سکتا کہ اسی پر آپ کے اراکین
 حاضر و غایب و بد و بخیر ہیں اور سکرین ضروریات دین کی تکفیر اور دیگر خدایا عاید ہست اگر عین
 کی تکمیل کو نفس سلام کی ہے ادنیٰ ہر اسی گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔

حیرت ندوہ نے ان جزوی اختلافات پر غلط خیال نہیں کیا۔ اور عام طور پر یہ اعلان
 دیا کہ جو کلمہ پڑھتے ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں وغیرہ ضرور سب مسلمان
 ہیں الخ۔ ہر ایت ہی تو ندوہ کی گمراہی ہے کہ مسلمان کی کار پر تنقید سر
 میجر مٹ گئی اور جو والی اللہ پر حکم و کفر و زیات سلام کو پڑھتے ہیں
 چھوڑا اہلسنت کے مذہب میں کل فرق گمراہان اسلام ہرگز مسلمان اور سارے آپ
 نہیں صرف اہلسنت ہی ناجی مسلمان باقی کافر یا گمراہان مسلمان
 سب کے مسلمان کھدیا کفر و سلام کے فرق کو بزوی یا فرعی اختلاف کی
 مثال اسلام سے پیدا ہے۔

حیرت دولہا کردہ کے رہنماؤں نے اپنی گمراہی کو غلط کاروں پر جان
 آئندہ ہر ایک کے ہر ایت مر لاجی ہم وہ نہیں کہ خدا کی ایک صفقت پر ایمان
 لائیں اور ایک کلا پس پشت والہ ہیں الخ لیل مر لاجی و محمدی مر لاجی اور انکے منشیوں کی
 ایک خدا کی ہیں جسکی صفقت پر ایمان لانا فرض ہے اگر آپکا بیان بالفرض صحیح
 تھا کہ لیا جاسے تو اسکا حاصل ہی ہو گا کہ وہ لاکھ و لاکھ و لاکھ و لاکھ و لاکھ و لاکھ
 غیر تکرار ہے پھر یہ ہو جائے کہ کوئی صاحب عقل مسلم مذہب ہی نہیں کر سکتا

تہا بہت بگڑ گیا۔ اور برابر ثابت کر رہے ہیں حیدر آباد۔ بمبئی۔ احمد آباد
 دہلی۔ رامپور۔ بدایون۔ پریتمی۔ مراد آباد۔ آلہ آباد
 و دیگر بلاد کے علمائے بالاتفاق متحد ہو کر مخالفت و مضرت میں بہت ہوا تا کہ ہم کیا
 دلائل عقلیہ و شرعیہ پیش کرتے ہوئے کے ثبوت میں نہایت وضاحت کے ساتھ بیان
 کر دیتے۔ مگر وہ سب کہ ہمارے لطف اللہ صاحب اور اہل علم کے محمد علی
 صاحب کا تہذیبی جیسے علمائے باقی ہیں۔ اور انہیں نفرت میں کچھ ایسی برکتیں تھیں کہ مذہب
 اہل سنت کو برباد ہونے کی مطلق پروا نہیں کرتے اپنی ذاتی اغراض میں ہمدرد
 ڈوبے ہوئے ہیں اپنی ناروا حنہ پر پیسے تنے ہوئے ہیں کہ مذہب اہل سنت کو
 داؤد یاجو کا کی صدا پر مطلق کان نہیں دہرتے مذہب اہل سنت بیکار بیکار کہ فرار
 گو رہا ہے کہ لٹہ بچھڑ کر رہ کر میرے دشمن کی محبت فرض ٹھہرا کر میری دشمنی پر کمر نہ باندھو
 مجھ جیسے سچے اور خدا کے محبوب مذہب کو بچھڑے مذاہب کو برا بھلا کہہ کر ان کو فرار کا
 سبیل دے کر ان کو میرے مخالفین پرے دشمنوں کو خدا کا مقرب خدا کا پیارا نہ سمجھو بچھڑ کر کہنے
 و اطاعت کو سب سے ہٹا کر دو گروہ ہر تہذیب کے جاوید سے حرکت جان خلافت شان
 سنیہ پر عزت ارجی جگہ اپنا پیارا مذہب غریبہ کی خاطر نہ تیار داری۔ یا
 اہل سنت کو جیسا لائقہ کرتا۔ بیل دینا خلافت شان اسلام و سخت گناہ ہے ہر ایک کو
 اب ہر نفایس کی امید ہو اگر تدوہ کی دہشت میں مذہب اہل سنت پر ہتھامت کا نام مارا
 مندرجہ تو ہم پر دین مذہب پسند یہ ہمدرد مذہب ہو سیدقت ان شاء اللہ العزیز بھڑکنے والے نہیں
 علیہ مگر علیہ عزت و علیہ نبوت و علیہ نسل حبیبہ ان شاء اللہ تم رسول سے اللہ تعالیٰ علیہ علی کہ
 و سید و بابک و سلم آمین۔

محرم طبع مشران الفار علی مرگیا۔ اور دنیا کو ہر شخص میں بیل جاری ہو گی
 ہر طرح و ہر دور و ہر زمانہ کو ہر شخص میں ہر طرف ہندوستان کو ہر اسلامی دنیا میں ہر

وہاں کیدی ہلا شین ہکو ہی حکم دیتی ہیں کہ نہ ہار نہ ہار دل تو کیا اوس سے انکھن بھرنی
 وزانی رچی کرنے پہی تہاری جانوں کی سلامتی منظور تہیں۔ مرزا ہی آپ خوب سمجھ لیں
 کہ کوئی سنی مسلمان نہ اپنے قطعی الثبوت عقائد کو تقویہ پارہ نہ بھڑاسکتا ہے تاوقتیکہ اپنے مذہب
 سے دور جائے مرزا ہی دعا دے تو آپ کے یہ ایسے چوڑے ہیں کہ ہم خواہ اسلام ہم کو تیرا سلام
 ہم ایسے ہم ویسے لیکن بہت سوز سننے پر پہلو میں دل کا پڑ جیہ تو ایک قطرہ خون نکلا۔
 حال ہے کہ دریات دین کی دھت تکی آنکھ نہیں۔ آپ کے دلو میں آرزو بھرتی نہیں،
 اپنے عقائد پر وہ قطبہ کو بیکار کچر کر گز کھار و متدین سے گلے نہیں مل سکتے۔

حیرت سکا ذکر ہی اور اوروں کوئی بخیری ہے کوئی لاف مہب ہو۔ الخ۔ ہدایت
 مان ان جہاں دنیا میں حیات پکڑ آیا۔ اور بشر لیکو دنیا بھی آجیات پر ہوئے تسلیم
 کر لیا جو اسکی نانا نانا لڑکوں کو موت نہ مٹا سکے جسے خدا و رسول کو منع نہ دکھانا ہو۔ جز اپنے
 دیدار بصیرت میں بخیری بصر کی اندازہ بند سلامت ان لگائی ہوں ان ان جسکے ایمان کا طوطا
 اور گیاہ و غنہ یہ دکھا کر قرآن وحدیث و کتب سلف صالحین کو غرق آب کر دیا لیکن
 مولوی عیسیٰ یا مولوی حالی یا مولوی مہاراجا یا مولوی محمد علی یا مولوی محمد علی
 ساتھ ایک چلوں میں باقران کھسانے کے لیے اوکی ادھر ہی کافر س کو تقویہ طر اور کھل سکتے
 لیے یہ ایمان خود ہی خیرات بہت نہیں کہے خواہ خدا صبا بگو سچین یا نام صبا
 برا فرشتہ ہو یا ان کھشت نورافنی کو رافنی۔ بابی کو دہلی۔ بخیری کو بخیری کھینکے اور
 سیر کھینکے۔ اوکی محبت سے بچینگے۔ اوسکے رد و طر کو ضروری سمجھ کر وقتاً فوقتاً ان کا نام لیں
 شریعت میں ہمیشہ نہایت سرگرمی کے ساتھ سرورنی و شغولی کھینکے اگر آپ بدوہ سپر لیا
 دین بڑا کہیں بڑا کہیں جو تین چھاپ کر بطور تحفہ کے تقیم کرین ضرورت سانی کی تدبیر میں چین
 نوا کو اوسکی کچر پر داندین حسنا بند و نعم الوکیل۔

حیرت خدا پر اسکا انصاف چھوڑ دو جو جی کرے گا وہی پانچ گانے۔ ہدایت

فیصلہ سنایا کہ تہمتیں سے صرف ایک نامی ہے باقی سب نامی خدا کو جو انصاف کرنا تھا
وہ اسی بار سے ہی کی زبان کو سنا دیا۔ ہم اس طرح سے کہہ رہے تھے کہ ایک
تذکرہ جن میں سرورہ خدوہ اور جو جاتیں۔ تو ان کو ان کے نہیں دیکھ سکتے اور ان کی
نظر میں ان کی وقت کیا ہو سکتی ہے۔

حجت امام مالک کی وہ نقل اور نہیں کہ جب خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو کہا کہ آپ کی
توطا کے دروازہ پر لکھا ہے دینا ہون۔ اور عام حکم جاری کر دیتا ہوں کہ سب ہی مسائل

پر عمل کریں اور تمام جہتوں کے مسائل چھوڑ دیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین اے
ہرگز نہ کبھی جبر و حمل کر رہے ہیں کہ سننے سے ممکن ہے کہ وہی حق پر ہوں۔ اگر مخالفین مذکورہ

مخالف ہوئے تو وہ بڑے شہر کے خیالات اس بحث میں کہ وہ غلط ہوں یا صحیح چھلکا نہیں دیتا

کہ ان کے ہاتھ میں کتاب تو ختم ہو گئی مگر تمہاری سمجھ کے پھر کی انتہا معلوم نہ ہوتی جو امور و کلمات و
مواقف سمجھا دیے گئے۔ اور ان کے کو پھر لوٹ پھیر کر جاتے ہو۔ اسی اپنی قدیم نامی ہیٹ دہری

اڑے ہوئے راجا ہی تو تذکرہ کی اختلافات ہو کر وہ افضل و باہم سے پھر یہ

اختلاف کو خفیہ شافعی۔ ابھی جنہی جیسا اختلاف تھا کہ کسی نے خفیہ میں لکھا تھا۔

اختلافات سمجھا ہو حضرت یسنا مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حق شناسی کی قوی دلیل ہے

یہی ہے کہ مقتدا نے باہم اختلاف کے دیکھا کہ دین کو بھی حق پر سمجھے تھے حضرت امام

مالک کی کہ دیگر مجتہدین ان کی مسائل کے طرح غیر قابل عمل اور باطل قرار

دیکھے تھے ان کی کام نہ تھا یہی ہے کہ مجتہدین نے ان کو صحیح امام مالک

نے دینا جو موطا کے عمل اور صرف و مجرد نہیں کیا۔ اور مذکورہ ایسا کہ جس کے ہاں مذکور ہے

اربعہ کا باہم اختلاف تو اختلاف حجت ہی تو تذکرہ کی سمجھ پر پڑے ہیں جو

خفیہ شافعی۔ ابھی جنہی کے باہم ایسا اختلاف دینا ہے جس کو ہر دو ایک باہم سامانی

شکر کی بھی نہیں ہو سکتی۔ دلائل و دلائل الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان کے حجت ہیں اور

بدایت نہ قدرت اہلسنت کو دیدہ بے بصیرت مقرر فی روشنی کی
 پیکھو نہ سے پہنچو گویا نہ اندکی چشم بصارت کو نہجری کا جمل نے انداز
 بر اہلسنت ہی ملک صراط مستقیم پر بخیر و نظر نظر پے اور اسے چلے جائیں نہ
 نہجری بھول غلیوں کو وہ خطرہ میں لاسے میں رہنے کے یہ درج ہلک
 گناہ گناہ انکی سدا رہ ہو سکتی ہیں نہ دشت افزا یا بان کو ہیب کا ہول اول کے
 دلی اطمینان میں غل ہو سکتا ہو وہ کو سودا و غل اہلسنت کے قدم نقد ملک یقین تک پہنچ کر
 ہی رہے وہ کبھی غل کو باطل اور باطل کو حق نہ کہیں گے۔ البتہ ادنی دلی گناہ ضرور ہے کہ دوسرے
 بھی اول جیسے مذہب اہلسنت کو رفیقہ سودا و غل اہلسنت کو پسے ہو وہ بیا بین مذہب کو معاملہ میں
 ہی نہ کہ بین دنیاوی منفعت کی توقع پر دین و دہانت کا بار غلیم اپنے سر نہ اودھائی جو اگر خاک
 میں ملا ہے۔ دنیا پرست اراکی خاطر مذہب کی ترسیم کا خیال دل میں نہ لائیں سرسید کی فقیر
 غلامی سرسید کی اتباع۔ سرسید کی تقلید کو اپنا لالہ اختیار اور ذریعہ نفع و بہبودی نہ تصور
 کریں خداوندیہ و خالصتہ بنائیں کی گمانی نبھائی۔ سکھائی۔ بڑائی۔ کسی عبارت نہ ماد۔ چالاک
 اور شک و شکاک نہ دغلائے ساتھ تک جو غلط کاریاں اریاب تدویر کے سرور ہو کر
 اول سے دست بردار ہوں سچی نہ امت سچی توبہ سے ادنی مکانات و مایات۔ ہر لا و فروغ
 مذہب اہلسنت کو پسے ہو وہ بیا بین اپنے دشمنان و دوست صورت کا بیل چل
 روار کیوں ادنی حکمی چیری بلو تیر و جاتیں اپنی ہو تو انہی ہدایت پر چل کریں اور اگر کوئی
 آئینہ اختیار و اعلیت الالبسلا

القیام
 پشاور خواہ عمر ارشاد حسین - دہری
 بھولیش و صرت والا جناب خان بہادر مٹھی متھا و ست کسین خان صاحب رئیس
 بدایوں انری می مجسٹریٹ شاہا پور طبع ۱۰

